جامعہ دارالعلوم کراچی کا ترجمان

ماہنامہ البلاغ

شوال المکرم ۱۴۳۰ھ / اکتوبر ۲۰۰۹ء

بانی: مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ

نگران

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہم

مدیر اعلیٰ

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

مجلس ادارت

مدیر مسئول، مولانا عزیز الرحمٰن صاحب

مولانا محمود اشرف عثمانی مولانا راحت علی ہاشمی

ناظم

محمد انور صدیقی

ترتیب

فی شمارہ .... ۲۵/- روپے
سالانہ .... ۳۰۰/- روپے
بذریعہ رجسٹری ...... ۴۲۰/- روپے

سالانہ بدل اشتراک
بیرون ممالک

امریکہ' آسٹریلیا' افریقہ اور
یورپی ممالک .... ۳۵ ڈالر
سعودی عرب' انڈیا اور
متحدہ عرب امارات .... ۲۷ ڈالر
ایران' بنگلہ دیش .... ۲۵ ڈالر

خط و کتابت کا پتہ

ماہنامہ "البلاغ" جامعہ دارالعلوم کراچی
کورنگی انڈسٹریل ایریا
کراچی ۷۵۱۸۰

بینک اکاؤنٹ نمبر

میزان بینک لمیٹڈ
کورنگی انڈسٹریل ایریا برانچ
اکاؤنٹ نمبر: 0109-036-153

فون: ۵۰۴۴۴۹۹
۵۰۴۹۷۷۴

Email Address
jamiadarulolumkhi@hotmail.com
Www.jamiadarululoomkhi.edu.pk

کمپوزنگ

ایس۔ بی۔ ایس انٹر پرائز کراچی

پبلشر : محمد تقی عثمانی

پرنٹر : القادر پرنٹنگ پریس کراچی

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

حضرت مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حمد و ستائش اس ذات کے لئے ہے جس نے اس کارخانۂ عالم کو وجود بخشا

اور

درود و سلام اس کے آخری پیغمبرؐ پر جنہوں نے دنیا میں حق کا بول بالا کیا

گذشتہ رجب کے مہینے میں اچانک یہ جانکاہ خبر دل پر بجلی گرا گئی کہ حضرت مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب ہم سے جدا ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

قحط الرجال کے اس دور میں جب کبھی ملک میں کوئی ملی یا اجتماعی مسئلہ پیش آتا تو حضرت مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ اُن گنی چُنی شخصیات میں سے تھے جن کی طرف سب سے پہلے نگاہیں اُٹھتی ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں علم وفضل کے ساتھ تواضع، تحمل، متانت، معاملہ فہمی، اخلاص اور ملک وملت کیلئے دردمند دل کی دولت سے نوازا تھا۔ وہ ان حضرات میں سے تھے جو نام ونمود کے بجائے ملک وملت کی خیر خواہی اور امت کی بھلائی کی خاطر مصروف عمل رہتے ہیں۔ وہ ایک ایسے عظیم باپ کے بیٹے تھے جنہیں دنیائے علم حضرت مولانا عبدالرحمٰن کامل پوری قدس سرہ کے نام سے جانتی ہے، وہی حضرت مولانا عبدالرحمٰن کاملپوریؒ جو حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ جیسے مردم شناس بزرگ کی خدمت میں پہنچے تو حضرتؒ نے انہیں "کامل پوری" کے بجائے یہ فرمایا کہ وہ "کامل پورے" ہیں۔

حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب کامل پوری قدس سرہ اصلاً جھججھ کے مردم خیز علاقے سے تعلق رکھتے تھے، یہ علاقہ ضلع کیمبل پور میں آتا تھا، اس لئے ان کی اصل نسبت کیمبلپوری ہونی چاہئے تھی، لیکن حضرتؒ نے کیمبل کے انگریزی نام سے کراہیت کی بنا پر اپنی نسبت "کامل پوری" بنائی

ہوئی تھی۔ حضرت تقسیم ہند سے پہلے ہندوستان کی دوسری عظیم دینی درسگاہ مظاہر علوم سہارنپور کے شیخ الحدیث تھے، اور ان کے درس حدیث سے اس عہد کے بڑے بڑے اساطین علماء مستفید ہوئے، اور حضرت حکیم الامت قدس سرہ کے ممتاز خلیفہ ہونے کے باعث حضرت کا روحانی فیض بھی دور دور تک پھیلا، رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ۔

جس زمانے میں حضرت کامل پوری قدس سرہ مظاہر علوم سہارنپور میں فیض رسانی فرمارہے تھے، اُسی زمانے میں مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحبؒ کی ولادت ہوئی، اور انہوں نے حفظ قرآن کریم اور ابتدائی تعلیم بھی وہیں حاصل کی۔ قیام پاکستان کے بعد حضرت کاملپوری قدس سرہ پہلے خیر المدارس ملتان میں، اور اس کے بعد دار العلوم الاسلامیہ ٹنڈوالہ یار میں مصروف تدریس رہے، اور قاری صاحب نے بھی حضرتؒ کے زیر نگرانی انہی دونوں مدرسوں میں تعلیم حاصل کی، اور بالآخر دار العلوم الاسلامیہ ٹنڈوالہ یار میں اپنے والد ماجدؒ، حضرت مولانا بدر عالم صاحب میرٹھی قدس سرہ اور حضرت مولانا اشفاق الرحمٰن کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے عظیم محدثین سے حدیث شریف پڑھ کر دورۂ حدیث کی تکمیل کی۔

۱۹۶۲ء میں حضرت مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب نے راولپنڈی صدر میں کشمیر روڈ پر واقع ایک مسجد میں جامعہ اسلامیہ کے نام سے ایک مدرسے کی بنیاد ڈالی، اور یہی مسجد اور مدرسہ ان کی دینی خدمات کا آخر وقت تک مرکز رہا۔

حضرت قاری صاحبؒ سے میری پہلی ملاقات ۱۹۶۸ء میں اُس وقت ہوئی جب میں اپنے والد ماجد حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ کے خادم کے طور پر ادارۂ تحقیقات اسلامی کے تحت ایک عالمی کانفرنس میں شرکت کیلئے راولپنڈی حاضر ہوا۔ اُس وقت دار العلوم کراچی سے میری ادارت میں ماہنامہ البلاغ تازہ تازہ جاری ہوا تھا۔ مولاناؒ نے اپنا تعارف کرا کر مجھے اس ماہنامے کے اجراء پر مبارکباد دی، اور پہلی ہی ملاقات میں ان کی طرف دل نے ایک کشش محسوس کی، اور یہ تعارف جلد ہی بے تکلف دوستی میں تبدیل ہوگیا۔

اُس کے بعد جب کبھی راولپنڈی جانا ہوتا تو بکثرت قیام حضرت قاری صاحبؒ کے پاس رہتا تھا۔ اُن کے اخلاص اور بزرگوں کی قدر کی وجہ سے اُس وقت کے بیشتر اکابر علماء مثلاً حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری صاحب قدس سرہ، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قدس سرہ، حضرت مولانا

عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک بھی روالپنڈی میں انہی کے یہاں قیام فرماتے تھے۔ محب مکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہم (موجودہ مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک) بھی اُن دنوں راولپنڈی آتے تو قاری صاحب کا مدرسہ ہی اُن کی قیام گاہ ہوتا۔ اورایک مرتبہ ہم اُن ہی کی معیت میں حضرت مولانا عزیز گل صاحب اور حضرت مولانا نافع گل صاحب قدس سرہما کی زیارت کیلئے سخاکوٹ بھی گئے، اور پھر سوات تک کا ایک یادگار تفریحی سفر بھی ساتھ کیا جس میں اُن کے کمالات کے ساتھ اُن کی خوش مزاجی نے بھی رفقاء کو معطر کئے رکھا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت قاری صاحبؒ کو ایسی خوش الحانی سے نوازا تھا کہ جب وہ قرآن کریم کی تلاوت فرماتے تھے تو دل چاہتا تھا کہ انسان سنتا ہی رہے۔ جب میں سپریم کورٹ کی شریعت بنچ کے جج کے طور پر کام کرتا تھا تو کئی رمضان مجھے اسلام آباد میں گذارنے پڑے۔ اگرچہ حضرت قاری صاحبؒ کی مسجد میری قیام گاہ سے کافی دور تھی، لیکن میں تراویح میں اُن کی تلاوت سننے کیلئے اُن ہی کی مسجد میں جاتا، اوران کی خوش الحانی سے نہال ہوکر لوٹتا تھا۔

اُن کا قائم کیا ہوا جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ ملک بھر کے اجتماعی کاموں اور ملی تحریکات کا مرکز رہتا تھا۔ اُس وقت اسلام آباد میں حضرت مولانا عبداللہ صاحب شہید (رحمۃ اللہ علیہ) خطیب لال مسجد اور راولپنڈی میں حضرت قاری صاحبؒ ہی علماء دیوبند کے نمائندہ اور ترجمان سمجھے جاتے تھے۔ ملک بھر کے اکابر علماء کرام حضرت قاری صاحبؒ سے محبت رکھتے اوران پر بھرپور اعتماد کرتے تھے۔ انہوں نے بہت سی عوامی تحریکات کی بھی قیادت کی، اوراس کی پاداش میں قید وبند کی صعوبتیں بھی اٹھائیں، اورایک موقع پر صوبائی انتخابات میں حصہ لے کر نامور سیاسی لیڈروں کو شکست دی، اور بالآخر صوبائی اسمبلی میں پہنچ کر صوبائی وزارت اوقاف کے منصب کو بھی رونق بخشی، لیکن ہر حال میں اُن کے درویشانہ طرز زندگی میں کوئی فرق نہیں آیا۔

وہ جامعہ اسلامیہ کے بانی و مہتمم بھی تھے، اور شیخ الحدیث بھی۔ اساطینِ محدثین سے براہ راست کسب فیض کے نتیجے میں ان کے درس حدیث کی سند بہت عالی تھی، انہوں نے اپنے والد ماجد حضرت مولانا عبدالرحمن کامل پوری قدس سرہ کے حالات زندگی ''تجلیات رحمانی'' کے نام سے ایک ضخیم کتاب میں قلمبند فرمائے ہیں جو حضرتؒ کی سوانح کے علاوہ حضرتؒ کے افادات کا بھی گرانقدر مجموعہ ہے۔ اس کے علاوہ حضرتؒ کی تقریر ترمذی بھی ''معارف ترمذی'' کے نام سے انہوں نے ہی مرتب

فرمائی، یہ دونوں کتابیں اُن کے علمی مذاق کی آئینہ دار ہیں، اور اُن کے افادات کی یادگار۔

ان کی عمر ستر سال سے متجاوز ہوچکی تھی، اس کے باوجود اُن کی بشاشتِ طبع، اُن کی قوت کار اور عزم و حوصلہ کو دیکھ کر ان کی عمر کا اندازہ کرنا مشکل ہوتا تھا لیکن اس دنیا میں کوئی ہمیشہ رہنے کیلئے نہیں آتا۔ مئی کے مہینے میں اُن پر دل کا حملہ ہوا، بائی پاس آپریشن کے باوجود طبیعت پوری طرح نہ سنبھل سکی، کئی روز سے بے ہوشی بھی طاری رہی، لیکن سنا ہے کہ جب ذرا ہوش آتا تو تلاوت شروع ہوجاتی تھی، بالآخر ٦ رجولائی ۲۰۰۹ء کی دوپہر اُن کا وقتِ موعود آ گیا، اور وہ اپنے مالک حقیقی سے جاملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مجھے ان کی وفات کی اطلاع ایسے وقت ملی جب جنازے میں شرکت ممکن نہیں تھی، وفات کے کئی روز بعد برادر بزرگ حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم کے ساتھ راولپنڈی میں اُن کے صاحبزادے مولانا عتیق الرحمن صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرکے آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اُن کو اپنے مقامات قرب میں جگہ عطا فرمائیں، اُن کے اہل خانہ کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائیں، اور ان کے صاحبزادوں مولانا عتیق الرحمن اور مولانا محمد انس سلمہما کو یہ صدمہ برداشت کرنے، اپنے والد گرامیؒ کے نقش قدم پر چلنے اور اُن کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائیں، اور ان پر جو ذمہ داریاں عائد ہوئی ہیں، اللہ تعالیٰ اُن سے عہدہ برآ ہونے کو ان کیلئے آسان فرمادیں، اور انہیں اپنی غیبی امداد و نصرت سے نوازیں۔ آمین۔

دارالعلوم کراچی کے منتظمین، اساتذہ اور عملے کے ارکان اُن کے اہل خانہ سے دلی تعزیت کرتے ہیں اور ان کے لئے دعاگو ہیں۔

☆☆☆

شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم
شیخ الحدیث جامعہ دارالعلوم کراچی

کے گرانقدر اور زندگی کا نچوڑ اہم موضوعات کیسٹوں کی شکل میں

- ☆ درس بخاری شریف (مکمل) 300 کیسٹوں میں
- ☆ کتاب البیوع درس بخاری شریف عصر حاضر کے جدید مسائل (معاملات) پر سیر حاصل بحث
- ☆ **أصول افتاء للعلماء والمتخصصين** 6 کیسٹوں میں
- ☆ دورۂ اقتصادیات 20 کیسٹوں میں
- ☆ دورۂ اسلامی بینکاری 5 کیسٹوں میں
- ☆ دورۂ اسلامی سیاست 15 کیسٹوں میں
- ☆ تقریب تکملہ فتح الملہم 1 عدد
- ☆ علماء اور دینی مدارس (بموقع ختم بخاری 1415ھ) 1 عدد
- ☆ جہاد اور تبلیغ کا دائرہ کار
- ☆ افتتاح بخاری شریف کے موقع پر تقریر دل پذیر
- ☆ زائرین حرمین کے لئے ہدایات
- ☆ زکوۃ کی فضیلت واہمیت
- ☆ والدین کے ساتھ حسن سلوک 3 کیسٹوں میں
- ☆ امت مسلمہ کی بیداری
- ☆ جوش وغضب، حرص طعام، حسد، کینہ اور بغض، دنیائے مذموم، فاستبقوا الخیرات، عشق عقلی وعشق طبعی، حب جاہ وغیرہ اصلاحی بیانات اور ہر سال کا ماہ رمضان المبارک کا بیان۔
- ☆ اصلاحی بیانات۔ بمقام جامعہ دارالعلوم کراچی، تسلسل نمبر 1 تا 300 کیسٹوں میں 1430ھ تک۔

فقہ المعاملات کی خصوصیات ﴿انعام الباری جلد ۶، ۷﴾

از: شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم العالی

معاملات کے میدان میں دین سے دوری کی وجہ

معاملات کے میدان میں دین سے دوری کی وجہ یہ تھی کہ چند سو سالوں سے مسلمانوں پر غیر ملکی اور غیر مسلم سیاسی اقتدار مسلط رہا اور اس غیر مسلم سیاسی اقتدار نے مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ اس بات کی تو اجازت دی کہ وہ اپنے عقائد پر قائم رہیں اور مسجدوں میں عبادات انجام دیتے رہیں، اپنی انفرادی زندگی میں عبادات کا اہتمام کریں لیکن زندگی میں تجارت (Business) و معیشت (Economy) کے جو عام کام ہیں وہ سارے کے سارے ان کے اپنے قوانین کے تحت چلائے گئے اور دین کے معاملات کے احکام کو زندگی سے خارج کر دیا گیا، چنانچہ مسجد و مدرسہ میں تو دین کا تذکرہ ہے لیکن بازاروں میں، حکومت کے ایوانوں میں اور انصاف کی عدالتوں میں دین کا ذکر اور اس کی کوئی فکر نہیں ہے۔

یہ سلسلہ اس وقت سے شروع ہوا جب سے مسلمانوں کا سیاسی اقتدار ختم ہوا اور غیر مسلموں نے اقتدار پر قبضہ کیا۔ چونکہ اسلام کے جو معاملات سے متعلق احکام ہیں وہ عمل میں نہیں آرہے تھے اور ان کا عملی چلن دنیا میں نہیں رہا اس لئے لوگوں کے دلوں میں ان کی اہمیت گھٹ گئی اور ان پر بحث و مباحثہ اور ان کے اندر تحقیق و استنباط کا میدان بھی بہت محدود ہو کر رہ گیا۔ لیکن اس وقت اللہ جل جلالہ کے فضل و کرم سے سارے عالم میں ایک شعور پیدا ہو رہا ہے اور وہ شعور یہ ہے کہ جس طرح ہم اپنی عبادتیں شریعت کے مطابق انجام دینا چاہتے ہیں اسی طرح اپنے معاملات کو بھی شریعت کے سانچے میں ڈھالیں، یہ قدرت کی طرف سے ایک شعور ہے جو ساری دنیا کے مسلمانوں میں رفتہ رفتہ پیدا ہونا شروع ہوا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ بعض ایسے لوگ جن کی ظاہری شکل و صورت اور ظاہری وضع قطع کو دیکھ کر دور دور تک یہ گمان بھی نہیں ہوتا تھا کہ یہ متدین ہوں گے لیکن اللہ جل جلالہ نے ان کے دل میں حرام مال کی نفرت اور حلال مال کی طرف رغبت پیدا فرما دی۔

اب وہ اس فکر میں ہیں کہ کسی طرح ہمارے معاملات شریعت کے مطابق ہو جائیں وہ اس تلاش میں ہیں کہ کوئی ہماری رہنمائی کرے، لیکن اس میدان میں رہنمائی کرنے والے کم ہو گئے۔ ان کے مزاج و مزاق کو سمجھ کر ان کے معاملات اور اصطلاحات کو سمجھ کر جواب دینے والے بہت کم ہو گئے اس وقت ضرورت تو بہت بڑی ہے لیکن اس ضرورت کو پورا کرنے والے افراد بہت کم ہیں۔

اس لئے میں عرصہ دراز سے اس فکر میں ہوں کہ دینی مدارس کے تعلیمی نصاب میں **"فقہ المعاملات"** کو خصوصی اہمیت دی جائے، یہ بہت ہی اہمیت والا باب ہے اس لئے خیال یہ ہے کہ **"کتاب البیوع"** سے متعلقہ جو مسائل سامنے آئیں انہیں ذرا تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا جائے تاکہ کم از کم ان سے واقفیت ہو جائے۔ بہر حال انعام الباری جلد ۶، ۷ انہی اہم ابحاث پر مشتمل ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

معارف القرآن

ہاتھی والوں کا انجام

سورۃ الفیل ...... ☆ ...... آیت نمبر: ۱ تا ۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِیۡلِ ﴿۱﴾ اَلَمۡ یَجۡعَلۡ کَیۡدَہُمۡ فِیۡ تَضۡلِیۡلٍ ﴿۲﴾ وَّ اَرۡسَلَ عَلَیۡہِمۡ طَیۡرًا اَبَابِیۡلَ ﴿۳﴾ تَرۡمِیۡہِمۡ بِحِجَارَۃٍ مِّنۡ سِجِّیۡلٍ ﴿۴﴾ فَجَعَلَہُمۡ کَعَصۡفٍ مَّاۡکُوۡلٍ ﴿۵﴾

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

کیا تو نے نہ دیکھا کیسا کیا تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ، کیا نہیں کر دیا اُن کا داؤ غلط، اور بھیجے اُن پر اُڑتے جانور ٹکڑیاں ٹکڑیاں، پھینکتے تھے اُن پر پتھریاں کنکر کی، پھر کر ڈالا اُن کو جیسے بھُس کھایا ہوا۔

خلاصہ تفسیر

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں سے کیا معاملہ کیا (اس استفہام وسوال سے مقصود اس واقعہ کی عظمت اور ہولناک ہونے پر تنبیہ کرنا ہے۔ آگے اس معاملہ کا بیان ہے) کیا اُن کی تدبیر کو (جو کعبہ کو ویران کرنے کیلئے تھی) سرتاپا غلط نہیں کر دیا (یہ استفہام وسوال تقریری ہے یعنی واقعہ کی صحت ثابت کرنے کیلئے) اور اُن پر غول کے غول پرندے بھیجے جو اُن لوگوں پر کنکر کی پتھریاں پھینکتے تھے سو اللہ تعالیٰ نے اُن کو کھائے ہوئے بھوسہ کی طرح (پامال) کر دیا (حاصل یہ کہ احکام الٰہیہ

کی بے حرمتی کرنے والوں کو ایسے عذاب وعقاب سے بے فکر نہ رہنا چاہئے ہوسکتا ہے کہ دنیا ہی میں عذاب آجائے جیسے اصحاب فیل پر آیا ورنہ آخرت کا عذاب تو یقینی ہی ہے)۔

معارف ومسائل

اس سورت میں اصحاب فیل کے واقعہ کا مختصر بیان ہے کہ انہوں نے بیت اللہ کو مسمار کرنے کے قصد سے ہاتھیوں کی فوج لے کر مکہ مکرمہ پر چڑھائی کی تھی، حق تعالیٰ نے معمولی پرندوں کے ذریعہ اُن کی فوج کو عذاب آسمانی نازل فرما کر نیست ونابود کر کے ان کے عزائم کو خاک میں ملا دیا۔

واقعہ فیل آنحضرت ﷺ کی ولادت کے سال میں ہوا

یہ واقعہ اُس سال میں پیش آیا جس سال میں حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کی ولادت مکہ مکرمہ میں ہوئی، بعض روایات سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے اور یہی مشہور قول ہے (ابن کثیر) حضرات محدثین نے اس واقعہ کو رسول اللہ ﷺ کا ایک قسم کا معجزہ قرار دیا ہے مگر چونکہ معجزات کا قانون یہ ہے کہ وہ نبی کے دعوائے نبوت کے ساتھ اُن کی تصدیق کیلئے ظاہر کئے جاتے ہیں۔ دعوائے نبوت سے پہلے بلکہ نبی کی ولادت سے بھی پہلے حق تعالیٰ بعض اوقات دنیا میں ایسے واقعات اور نشانیاں ظاہر فرماتے ہیں جو خرق عادت ہونے میں مثل معجزہ کے ہوتے ہیں۔ اس طرح کی نشانیوں کو محدثین کی اصطلاح میں ارہاص کہا جاتا ہے جو تاسیس وتمہید کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ رہص سنگ بنیاد کو کہتے ہیں (قاموس) انبیاء علیہم السلام کی دنیا میں تشریف آوری سے یا ان کے دعوائے نبوت سے پہلے بھی حق تعالیٰ کچھ ایسی نشانیاں ظاہر فرماتے ہیں جو معجزات کی قسم سے ہوتی ہیں، اور ایسی نشانیاں چونکہ ان کی نبوت کے اثبات کا مقدمہ اور اس قسم کی تمہید وتاسیس ہوتی ہیں اس لئے ان کو ارہاص کہا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی بعثت اور ولادت سے پہلے بھی اس قسم کے ارہاصات متعدد قسم کے ہوئے ہیں۔ اصحاب فیل کو آسمانی عذاب کے ذریعہ بیت اللہ پر حملے سے روک دینا بھی انہی ارہاصات میں سے ہے۔

☆☆☆

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحئی عارفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

رمضان المبارک کے بعد لائحہ عمل

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحئی عارفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ خطاب "خطبات عارفی" میں چھپا ہوا ہے، افادۂ عام کیلئے یہاں بھی شائع کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

ادائے شکر

رمضان شریف آئے اور چلے گئے پھر وہی ہم ہیں پھر وہی مشاغل پھر وہی نفس شیطان ہیں اور وہی حالات زندگی ہے

پھر اسی بے وفا پہ مرتے ہیں
پھر وہی زندگی ہماری ہے

رمضان شریف کے متعلق کتنی فضیلتیں ہیں کچھ اثر بھی محسوس کرتے ہو اور کچھ ان کا حق ادا کرنے کی توفیق بھی ہوئی! کچھ نہیں محسوس ہوتا، ہم جو عبادات طاعات میں مشغول رہے ان کا کیا اجر ملا، ہمارے ایمان و روح میں کس قدر ترقی ہوئی، اللہ تعالیٰ کی کس قدر رضا نصیب ہوئی، کچھ محسوس نہیں ہوتا تو دیکھئے پہلے یہاں سے شروع کیجئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ان ہزاروں احسانات و کرامات کا شکریہ ادا کریں جن کو محسوس کرتے ہیں اور جن سے ہر وقت کا واسطہ ہے اور عادت ڈالیں ان نعمتوں کی قدر دانی کی جب قدر کریں گے تو قلب اور روح میں صحیح صلاحیتیں پیدا ہوں گی۔ قابلیت پیدا ہوگی، اللہ میاں نے فرمایا کہ یہ مہینہ میرا ہے اور روزے داروں کو صلہ میں دوں گا۔ ہمیں آپ کو کیا معلوم کہ کن کن عنوانات سے کس قدر انعامات عطا ہو رہے ہیں، ہمارے اللہ میاں ایسے مربی، ایسے ہی رحیم و کریم ہیں، ان کی رحمتیں اور بے بہا نعمتیں ہمارے احساس سے بالاتر ہیں کیونکہ یہ سب روحانی و ایمانی ہیں، لیکن جو کچھ انعامات محسوسات میں سامنے ہیں ان کو ذرا مستحضر کرلیں اور شکر ادا کریں۔

احساس بندگی

اللہ میاں نے جب فرمایا کہ یہ مہینہ میرا ہے تو معلوم ہوا کہ یہیں سے شفقت کا معاملہ شروع ہوا، اب تمہارے پاک وصاف ہوجانے کا موقع عطا فرمایا جارہا ہے، اس لئے کہ ناپاکی کے ساتھ نہ اللہ میاں سے تعلق ہوسکتا ہے اور نہ ان کے احسانات کا ادراک ہوسکتا ہے تمہارے ہی نفع کیلئے اللہ میاں نے

ذرا تیور بدل کر فرمایا کہ دیکھو اگر تم نے اس ماہ میں اپنے گناہ معاف نہ کروالئے تو برباد ہو جاؤ گے۔ اللہ میاں کا یہ تیور کام آ گیا۔ بندے ڈر گئے اور لالچ میں بھی آ گئے اور عرض کرنے لگے یا اللہ! ہماری زندگی کے گناہ معاف فرما دیجئے۔ ہم نہ جانے کہاں کہاں ملوث رہے اور نہ جانے کتنی لغویتوں اور معصیتوں میں اپنے دن گندگی میں گزار لئے ہم نے شرافت کے احساسات مٹا لئے اور اپنا احساس بندگی ہی کھو بیٹھے، لیکن اب جبکہ ندامت کا احساس ہوا تو توبہ استغفار کی توفیق ہوئی چونکہ ندامت اور خلوص دل سے توبہ کر لی تو اللہ میاں نے اپنے وعدے کے مطابق معاف فرما دیا۔ اب قلب صاف ہو گیا اور ہم متقی اور پرہیزگار ہو گئے۔ (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا)

روزے دار کے انعام

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا کہ ہم تم کو دس دنوں تک مورد رحمت بنائیں گے۔ کون سی رحمت جس کو اللہ میاں چاہتے ہیں کہ تمہارے لئے ہو اور جس کی تم کو ضرورت ہے پھر دس دنوں تک مورد مغفرت بنائیں گے اور اگر پھر بھی اندیشہ ہو تو دس دن ہم ایسے رکھیں گے کہ پروانہ نجات دے دیں گے اب تو دوزخ سے چھٹی ہو گئی اور ایسے پاک و صاف ہو گئے کہ نفس بشریت کے جتنے فاسد مادے تھے سب دور ہو گئے لا الہ الا اللہ، یہ انعامات کس کو مل رہے ہیں؟ روزہ دار مومنین کو۔ کون مومنین؟ جو ان کے محبوب نبی ﷺ پر ایمان لائے ارے وہ محبوب نبی ﷺ جن کو اللہ جل شانہ نے اپنی صفات کا مظہر بنایا خود بھی رؤف الرحیم اور رحمۃ للعالمین اور آپ کو بھی رؤف الرحیم اور رحمۃ للعالمین بنایا آپ ہی کی دل جوئی آپ ہی کی خاطر یہ سب انعامات مومنین کو عطا فرمائے اسی محبوب نبی ﷺ کے واسطے جو عالم ناز میں آ کر اپنے رب سے کہتے ہیں کہ میں تو راضی نہ ہوں گا جب تک میں اپنی مراد نہ پالوں اور جب تک اپنے امتیوں کیلئے تمام مغفرت کا سامان نہ کرالوں تو اللہ میاں فرماتے ہیں اچھا ہم ایسا انعام دیں گے جو آپ کے امتیوں کے قیاس اور وہم گمان میں بھی نہ آ سکے گا۔

مقصود عبادت

جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مہینہ میرا ہے اس ماہ مبارک میں ہم کو بھی اپنا ہی بنا لینے کیلئے بہت سے ذرائع عطا فرمائے اور ایسی عبادات و طاعات کی توفیق دی جس میں انہیں کی رضا جوئی پیش نظر تھی چنانچہ روزے داروں کی ساری رات عبادت میں گزر جاتی ہے۔ افطار سے پہلے ہی ہر مسلمان دنیا کے مشاغل سے فارغ ہو کر عبادت کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے چنانچہ روزہ افطار کے بعد نماز مغرب میں نوافل ادا کئے اس کے بعد کھانا کھایا پھر تراویح سے فارغ ہوتے ہوئے کافی وقت گزر گیا اور دیر

سے سونے کا وقت ملا۔ اس کے بعد جب سحری کیلئے بیدار ہوئے تو اس وقت نوافل تہجد تسبیحات اور فراغت قلب کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں دعائیں و مناجاتیں، نماز فجر تک جاری رہیں۔ نماز فجر باجماعت ادا ہوئی پھر دن میں بھی اشراق و چاشت کی نمازیں، کلام پاک کی تلاوت، اذکار اور اوراد میں مشغولیت اور اس کے علاوہ دنیوی مشاغل میں ہر وقت ذکر اللہ اور پاکیزگی کا اہتمام رہا، یہ سب باتیں تعلق مع اللہ ہی تو پیدا کرنے والی ہیں۔ اگر ان سب کا خلاصہ نکالئے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس ماہ مبارک میں ہم کو کتنا زیادہ کلام اللہ سننے اور پڑھنے کا موقع ملا جو ایک معنی میں اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کی سعادت ہے پھر اور دنوں کے مقابلے میں اس ماہ مبارک میں زیادہ وقت دعاؤں اور مناجاتوں کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے ان سب خصوصیات کی توفیق عطا فرمائی تو قبول بھی فرمالیا اور یہی ہماری عبادت کی غایت تھی اللہ تعالیٰ نے ایسے عنوانات عطا فرما کر ہم کو اپنا ہی بنالیا۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ

دولت لازوال

روزے داروں کیلئے اعلان ہو رہا ہے کہ جنت سجائی جارہی ہے مہکائی جارہی ہے، بسائی جارہی ہے کیوں؟ ہمت افزائی کیلئے ایمان افروزی کیلئے اپنے تعلق خاص کیلئے اس کے علاوہ اور کیا کرم چاہتے ہو، اللہ میاں فرماتے ہیں کہ ہمارے فرشتے جو ہمہ وقت تسبیح وتہلیل میں مصروف رہتے ہیں ان کو حکم ہوتا ہے کہ ابھی اپنی اس عبادت سے رک جاؤ اور اپنے بندوں کیلئے جو روزے دار ہیں دعائے مغفرت کرو اور جو دعاء بندے مانگیں اس پر آمین کہو۔ ارے کتنا بڑا احسان ہے کوئی کیا اندازہ کرسکتا ہے، اللہ میاں فرماتے ہیں کہ نادانو! تمہیں کیا معلوم ہم نے تمہیں کیا دے دیا۔ صفات ملکوتی تمہیں دیے گئے ہیں اور فرشتوں کو روزہ رکھوا کر یعنی ان کی غذات تسبیح وتہلیل سے رکوا کر تمہارے لئے دعائیں کروائیں۔ اس ماہ مبارک میں اللہ میاں نے وہ دولت لازوال دے دی کہ اندازہ ہی مشکل ہے جنتوں میں بھی وہ بات نہیں جو اس عالم امکان میں عطا فرمائی یعنی اپنا کلام پاک نازل فرمایا یہ ایسا آخری انعام ہے کہ آج تک مخلوقات پر کبھی عطا نہ ہوا تھا جو انسان کو انسان بنادے، شرافت نفس پیدا کردے اور اشرف المخلوقات کے مرتبے پر فائز کردے اور پھر اسی کلام پاک میں ایک آیت ہے جو ہر چیز پر حاوی و بھاری ہے۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا.

تو اس سے بڑا انعام اور کیا ہوگا جو سراپا نور ہو اور جو اس سے تعلق رکھنے والوں کو نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ بنادے۔ ہم نے تو اپنی سمجھ کے مطابق یوں تو ایک عمل تلاوت کلام اللہ کا کیا مگر نقوش کی زیارت سے آنکھیں منور ہوگئیں، کانوں نے سنا تو سماعت میں نور پیدا ہوگیا۔ زبان سے الفاظ ادا کیے تو زبان

سے نور پیدا ہو گیا۔ قدر کرو، اور شکر ادا کرو ایک عمل میں تین انعامات ملے۔ یہ کلام اللہ عالم کائنات میں اللہ تعالیٰ کی ابدی و سرمدی نعمت لازوال غیر مترقبہ ہے۔

ترقی پیہم

تیس دن تک اللہ میاں نے مسلسل تم کو تراویح میں اپنا کلام سنوایا اور اپنی جنت کے لئے وعدے تازے فرمائے۔ دوزخ کے عذاب سے ڈرایا اور اس سے باز رہنے کی ہم کو ہدایت کی اس سے بڑی بات اور کیا چاہئے کہ تیس دن تک احکم الحاکمین سے ہم کلامی کا شرف حاصل ہوتا رہا۔ دور سے نہیں بالکل قریب سے اتنا قریب بلالیا کہ تمام عمر مجاہدے کرتے رہتے تب بھی اتنا قریب نہیں آسکتے تھے بغیر استحقاق کے روزانہ زائد بیس رکعت نماز تراویح کے ذریعے سے چالیس مقامات قرب مزید، ہر سجدہ مقام قرب ہی ہوتا ہے۔ اس طرح کہ ہر دوسرا سجدہ مقام اعلیٰ پر ہوتا ہے۔ اس طرح مقام قرب میں پیہم ترقی عطا فرمائی۔ یہ سب تعلق مع اللہ کی علامات ہیں۔

خصوصیت امت محمدیہ

اس ماہ مبارک میں پھر اللہ تعالیٰ نے ایک نعمت لیلۃ القدر عطا فرمائی کیا ہم لوگوں کے وہم گمان میں بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنے روزے دار بندوں کو کیا کیا انعامات عطا فرمانے والے ہیں۔ نہ فرشتوں، نہ نبیوں کسی کے گمان میں بھی نہیں آسکتا تھا اور نہ ہی کوئی تمنا کر سکتا تھا یہ وہی لیلۃ القدر ہے جس میں مغرب کے وقت سے لے کر طلوع فجر تک حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنے ساتھ منجانب اللہ ملائکہ رحمت کو لے کر دنیا میں سلامتی کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ آج تک کسی امت کے ساتھ ایسا معاملہ ہوا ہی نہیں تھا۔ کتنی خصوصیت ہے ہم لوگوں کے ساتھ، لا الہ الا اللہ، تمام کائنات عالم ابتدائے آفرینش سے لے کر اب تک سب مل کر تمنا کرتے، مجاہدے کرتے تب بھی ان کے وہم و گمان میں بھی نہ آتا کہ لیلۃ القدر میں کتنی سلامتیاں ہیں، کیسی کیسی نعمتیں اور رحمتیں ہیں جو بغیر کسی خاص عبادت کے حاصل ہو رہی ہیں محض اپنے فضل سے محض اپنے کرم سے محض اپنے محبوب ﷺ کو راضی کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ دولت لیلۃ القدر عطا فرمائی۔

نماز شکرانہ

اب اتنی باتیں تو ہو گئیں، تمام انعامات دیدئے چاہے ہمیں احساس ہو یا نہ ہو انعام مل گیا ہے اور اسی لئے عید کے دن اول ہی وقت نماز شکرانہ ادا کر لی، دینے والے نے جو کچھ دے ہی دیا تو ہم پر شکر واجب ہوا۔ اب اس کے متعلق حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جب مسلمان نماز عید الفطر کیلئے جمع ہوتے ہیں اور خدا کی تجلیات کبریائی کے لئے چھ زائد تکبیریں ادا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے متوجہ ہو

کر پوچھتے ہیں کہ یہ مجمع کیا چاہتا ہے تو فرشتے عرض کریں گے یا اللہ! یہ جو آپ کے انعامات لئے بیٹھے ہیں ان کا شکر ادا کرنے آئے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ کہہ دو سب بخشے بخشائے ہیں یہ صادق و مصدوق ﷺ کا اعلان ہے جس پر ایمان وایقان ہے۔

دیکھو تم کو اب ایسی شرافت، انسانیت اور شرافت نفس عطا ہوتی ہے کہ نفس و شیطان مضمحل ہو کر پامال ہو گئے تم خدا کی رضا جوئی میں کامیاب ہو گئے اور تمہاری صلاحیتیں درست ہو گئیں اور اللہ کا تم پر بڑا ہی فضل ہوا، جاؤ خوشی مناؤ لیکن افسوس کہ ہم ان صلاحیتوں کی چند دنوں بعد ناقدری شروع کر دیتے ہیں تو دیکھو بھئی ایسی ناقدری نہ کرو۔ ارادہ کر لو کہ جو صلاحیتیں عطا ہوئی ہیں ان کو قائم رکھیں گے۔ اپنے نفس کو، آنکھ کو، دل کو زبان کو اپنے تمام معاملات میں پاک رکھیں گے اور اللہ ہی کے فضل سے امید رکھیں گے کہ اب انشاء اللہ ہم کو اللہ کی رضا جوئی میں آسانیاں ہو جائیں گی۔

روحانیت کے آثار

ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم اتنے بہت سے انعامات واحسانات لئے بیٹھے ہیں لیکن کچھ محسوس ہوتا ہے؟ یہ کیا بات ہے؟

سنئے آپ کو اور کیا محسوس ہوتا ہے؟ آپ نے کھانا کھایا، پیٹ بھر لیا کچھ خبر ہے معدے کے اندر کیا ہو رہا ہے؟ محسوس کیجئے زور لگایئے اور بتلایئے غذا رگوں میں کس طرح تقسیم ہو رہی ہے۔ تحلیل شدہ غذا کے اجزاء اور تاثرات خون بن کر رگوں کو کس طرح قوت بخش رہے ہیں، کچھ نہیں محسوس ہوتا لیکن سب جزو بدن ہو رہا ہے۔ آنکھوں کو بینائی مل رہی ہے کانوں کو سماعت مل رہی ہے، زبان کو گویائی مل رہی ہے دماغ کو حافظہ مل رہا ہے۔ اسی غذا کی وجہ سے تو یہ سب کچھ ہے جو پیٹ میں ہے، یہ سب کچھ ذرا غور کر کے محسوس کر کے بتلایئے کہ کتنی بینائی بڑھی کتنی سماعت بڑھی، کتنی گویائی بڑھی۔ یہ سب کارخانہ مادی ہے جو کام کر رہا ہے بتاؤ کچھ محسوس ہوا؟ لطیف سے لطیف چیزیں اس غذا کی بدولت پیدا ہو رہی ہیں، احساسات، جذبات، تخلیات، ایثار، محبت، ذہانت، شرافت، فراست سب پرورش پا رہے ہیں کچھ محسوس نہیں ہو رہا ہے کہ کیسے ہو رہا ہے۔ لیکن سب ہو رہا ہے ہاں آپ صرف یہ محسوس کریں گے کہ صحت وقوت پیدا ہوئی، اور ترقی کی نشوونما کی صلاحیتیں پیدا ہوئیں اسی طرح روح کی غذا اللہ کا ذکر اور امر ہیں اور پرہیز نواہی ہیں، الحمدللہ تیس دن تک آنکھوں کانوں اور زبان کا پرہیز کر لیا توبہ استغفار کر لیا تو تقاضائے فطری اور نفسانی جو جائز بھی تھے، لیکن اللہ میاں نے انہیں بھی کچھ وقت کے لئے ترک کرادیا تاکہ صفات ملکوتی اچھی طرح

پرورش پاسکیں روح کو غذا بھی الحمدللہ ملتی رہی، ذکر اللہ، کلام اللہ تسبیحات نوافل کی سعادتیں بھی نصیب رہیں تو روح نے ساری ایمانی غذا لے لی پھر لیلۃ القدر جو تجلیات لے کر آئی تھی وہ سارے تجلیات وانوار روح نے جذب کر لئے۔ اب غور کیجئے کہ جب مادی چیزیں محسوس نہیں ہوتیں تو جسم کی لطافت روحانیہ، ایمانیہ کیسے محسوس ہو، آثار معلوم ہوتے ہیں جیسے جسم کی صورت کے آثار معلوم ہوتے ہیں۔ جو کچھ آپ لوگوں کے سامنے بیان کیا گیا اس میں نہ تو تعلّی ہے نہ شاعری نہ مبالغہ، سب حقیقت ہے۔

طلب مغفرت

اب دعا کیجئے یا اللہ! جو کچھ ہم نے سنا اور کہا یہ سب آپ کی عطا ہے، یا اللہ! آپ کے انعامات برحق آپ کے احسانات برحق، آپ نے تو یا اللہ! ہمیں یقیناً اپنی رحمتوں اور تعلق خصوصی سے مالا مال فرما دیا اور ہم جس کے حقدار نہ تھے آپ نے وہ بھی عطا فرما دیا۔ یا اللہ! اس دولت عظیم کو ہم سنبھالیں کیسے؟ ہمارے نفس وشیطان دونوں ڈاکو ہیں یا اللہ! یہ تو آپ کی دی ہوئی دولت ہے، آپ ہی حفاظت فرما دیجئے، یا اللہ! ہمیں توفیق دیجئے کہ ہم ان انعامات کی قدر کریں اور ان کو صحیح صرف کریں اور ہمیشہ طلب مغفرت و استغفار اور آپ کی رضاجوئی کرتے ہیں۔ یا اللہ! آپ نے جو صلاحیتیں درست فرما دی ہیں ان کو روبکار رکھنے کی بھی توفیق عطا فرمائیے۔

یا اللہ اپنے بندوں میں مکرم فرمایا ہے اب ہم ذلیل نہ ہوں، یا اللہ! آپ نے ماہ مبارک میں سب کچھ دیا ہے تو اور مہینوں میں بھی عطا فرماتے رہیے تمام مخلوق پر آپ نے فضیلت دی ہے مومن ہونے کی حیثیت سے تو اے اللہ ہم پر اور دنیاوی اثر کوئی غالب نہ آنے پائے، یا اللہ! آپ نے ایسی حالت پر ہم کو پہنچا دیا ہے کہ اب ہم سے خوش ہی ہو جائیے اور ہم کو بھی خوش رکھئے۔

اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا.

یا اللہ! آپ نے جو انعامات عطا فرمائے ہیں ان کو ہماری غلطیوں سے نقصان نہ پہنچنے پائے اور اگر ہم سے غلطیاں سرزد ہوں تو آپ اپنی رحمت و مغفرت سے تلافی فرما دیجئے۔ ہم کو توبہ استغفار کی توفیق عطا فرمائیے۔ یا اللہ! ہم کو ایمان کامل اور اعمال صالحہ کے ساتھ زندہ رکھئے اور اپنے محبوب نبی ﷺ کی اتباع کامل کے ساتھ زندہ رکھئے اور جب خاتمہ ہو تو انہیں چیزوں پر ہو۔ آپ کی رضائے کاملہ اور حضور ﷺ کی شفاعت کبریٰ حاصل ہو اور بغیر حساب کتاب یا اللہ ہم سب جنت میں داخل ہو جائیں۔ آمین۔

☆☆☆

خطاب: حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم

ضبط وترتیب: محمد رضوان جیلانی

بخاری شریف کی پہلی حدیث کا درس

۲۹ رشوال ۱۴۲۹ھ (۲۹ رنومبر ۲۰۰۸ء) بدھ کے روز جامعہ دارالعلوم کراچی کی مسجد میں رئیس الجامعہ حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے صحیح بخاری کی پہلی حدیث کا درس ارشاد فرمایا تھا۔ خطاب کے وہ علمی وتحقیقی حصے جو خاصۃً طلبہٴ دورۂ حدیث کو سمجھائے گئے تھے وہ یہاں شائع نہیں کئے جارہے، یہاں خطاب کا صرف وہ حصہ شائع کیا جارہا ہے جس کا مطالعہ عام قارئین کیلئے بھی مفید ہے۔ ...... (ادارہ)

الحمدللّٰہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللّٰہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا وسندنا ومولانا محمداً عبدہ ورسولہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً۔

عزیز طلبہ!

حدیث شریف آپ ﷺ سے لے کر ہم تک ایک زنجیر ہے

ہمارے جتنے اساتذہ اور مشائخ ہیں وہ اپنے اپنے زمانے کے اعلیٰ درجے کے متقی اور ولی اللہ تھے، ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے ہمیں بھی ان کے سلسلے میں داخل کردیا ہے، خصوصاً وہ طلباء جو اس سال حدیث شریف پڑھنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔ یہ ایک زنجیر ہے جو آپ ﷺ سے چلی ہے اور اللہ کے فضل وکرم سے ہم تک پہنچ رہی ہے، اس کی مثال ایسے سمجھئے جیسے ایک پاور ہاؤس میلوں دور کے فاصلے پر ہوتا ہے اور اکثر نے تو اس کو دیکھا بھی نہیں ہوتا، لیکن وہ پاور ہاؤس کھمبوں کے ذریعے بجلی ہم تک پہنچاتا ہے جس کی وجہ سے پنکھے، ٹیوب لائٹس وغیرہ چلتی ہیں، سارا کمال اسی پاور ہاؤس کا ہوتا ہے ان پنکھوں اور ٹیوب لائٹوں کا کوئی کمال نہیں ہے، اگر اس پاور ہاؤس سے سلسلہ منقطع ہوجائے تو بالکل اندھیرا ہوجائے اور بجلی کی کوئی بھی چیز نہ چل سکے۔

اسی طرح ہمارے پاور ہاؤس آنحضرت ﷺ ہیں اور مشائخ ومحدثین اس پاور ہاؤس کے کھمبے ہیں۔ یہ کھمبے بظاہر تو بہت سادہ ہیں، لیکن اگر ان کو ہٹادیا جائے تو بجلی منقطع ہوجائے گی، اس لئے یہ

حضرات ہمارے محسن ہیں اور آج آپ لوگ بھی ان کھمبوں میں شامل ہونے جارہے ہیں اور کھمبوں میں سے ایک کھمبہ بننے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں روشنی آگے پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں بھی اس نور اور روشنی سے منور ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حدیث شریف اور اس کی تشریح

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَانَوٰی فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَاهَاجَرَ اِلَيْهِ.

ترجمہ: حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمام کاموں کا مدار نیت پر ہے (یعنی عمل کا ثمرہ نیت پر مرتب ہوتا ہے) لہٰذا جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس رسول ہی کے لئے ہوگی اور جس شخص نے دنیا حاصل کرنے کے لئے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اسی چیز کے لئے ہوگی جس کا اس نے ارادہ کیا۔

اس حدیث شریف کا حاصل اور لب لباب یہ ہے کہ جو بھی اچھا کام کیا جائے اس میں خالص اللہ کی رضا کی نیت کی جائے دکھلاوا مقصود نہ ہو، کیونکہ اگر دکھلاوا مقصود ہوگا تو اچھے سے اچھا کام بے کار ہو جائے گا اور ثواب ملنے کی بجائے الٹا گناہ ہوگا۔ نماز پڑھنا بہت بڑی عبادت ہے لیکن اگر کوئی اس نیت سے اس کو ادا کرے کہ لوگ مجھے نیک سمجھیں تو اس کو نماز کا ثواب تو نہیں ملے گا، بلکہ گناہ ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے نیک کام میں خالص نیت کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعْمَهٗ فَعَرَفَهَا فَقَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُقَالَ جَرِيٌّ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَأَ الْقُرْاٰنَ

فَأُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَأْتُ فِیْکَ الْقُرْآنَ قَالَ کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِیُقَالُ إِنَّکَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِیُقَالُ هُوَ قَارِیٌٔ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ حَتّٰی أُلْقِیَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ کُلِّهٖ فَأُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا قَالَ مَاتَرَکْتُ مِنْ سَبِیْلٍ تُحِبُّ أَنْ یُنْفَقَ فِیْهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِیْهَا لَکَ قَالَ کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ فَعَلْتَ لِیُقَالُ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ بِهٖ عَلٰی وَجْهِهٖ ثُمَّ أُلْقِیَ فِی النَّارِ. رواہ مسلم (مشکوۃ، کتاب العلم، ص: ۳۳)

ترجمہ: قیامت کے دن پہلا شخص جس پر (خلوص نیت کو ترک کر دینے کا) حکم لگایا جائے گا وہ ہوگا جسے (دنیا میں) شہید کر دیا گیا تھا، چنانچہ (میدان حشر میں) وہ پیش کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنی (دی ہوئی) نعمتیں یاد دلائے گا جو اسے یاد آجائیں گی، پھر اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا کہ تو نے ان نعمتوں کے شکر میں کیا کام کیا؟ وہ کہے گا میں تیری راہ میں لڑا، یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے کیونکہ تو اس لئے لڑا تھا کہ تجھے بہادر کہا جائے چنانچہ تجھے (بہادر) کہا جا چکا، پھر حکم دیا جائے گا کہ اسے منہ کے بل کھینچا جائے یہاں تک کہ اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا، پھر (دوسرا) وہ شخص ہوگا جس نے علم حاصل کیا، دوسروں کو تعلیم دی اور قرآن کو پڑھا، چنانچہ اسے بھی (خدا کے حضور میں) لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو (اپنی عطا کی ہوئی) نعمتیں یاد دلائے گا جو اسے یاد آجائیں گی پھر خدا پوچھے گا کہ تو نے ان نعمتوں کے شکر میں کیا اعمال کئے؟ وہ کہے گا میں نے علم حاصل کیا اور دوسروں کو سکھایا اور تیرے لئے ہی قرآن پڑھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے علم محض اس لئے حاصل کیا کہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن اس لئے پڑھا تھا تا کہ تجھے قاری کہا جائے، چنانچہ تجھے (عالم وقاری) کہا جا چکا، پھر حکم دیا جائے گا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے یہاں تک کہ اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا، پھر (تیسرا) وہ شخص ہوگا جس کو اللہ نے (معیشت میں) وسعت دی اور ہر قسم کا مال عطا فرمایا، اس کو بھی خدا کے حضور میں لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تو نے ان نعمتوں کے شکر میں کیا اعمال کئے؟ وہ کہے گا میں نے کوئی ایسی راہ نہیں چھوڑی جس میں تو خرچ کرنا پسند کرتا ہو اور تیری خوشنودی کے لئے میں نے اس کو اس میں خرچ نہ کیا ہو، اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے، تو نے خرچ اس لئے کیا تا کہ تجھے سخی کہا جائے اور تجھے (سخی) کہا جا چکا، پھر حکم دیا جائے گا کہ

اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے یہاں تک کہ اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ (مسلم)

حبِ جاہ وحبِ مال کا فتنہ علماء کیلئے بطور خاص زیادہ خطرناک ہے

علم ایک ایسی عظیم دولت ہے جس کی وجہ سے آخرت میں درجات ملتے ہی ہیں لیکن دنیا میں بھی علم عزت کا ذریعہ بنتا ہے۔ اسی وجہ سے شیطان اور نفس خاص طور سے اہل علم حضرات کو حب جاہ و مال میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ایک ان پڑھ آدمی کو حب جاہ نہیں ہوتی وہ تو پانچ وقت کی نماز پڑھتا ہے اور دوسرے فرائض کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے، لیکن ایک عالم دین کو شیطان اور نفس حب جاہ و مال کے فتنے پھنسانے کی کوشش کرتے ہیں اسے بچنے کی ضرورت ہے۔

اخلاص پیدا کرنے کا طریقہ

اخلاص پیدا کرنے کا کوئی طریقہ سوائے اس کے نہیں ہے کہ اپنے اساتذہ سے تعلق رکھا جائے ان کے دامن کو مضبوطی سے تھام لیا جائے اور بزرگوں کی صحبت اختیار کی جائے اس سے حق تعالیٰ اخلاص بھی عطا فرماتے ہیں اور اس کے ثمرات سے بھی نوازتے ہیں۔

"ترجمة الباب" اور حدیث میں مناسبت کے نہ ہونے کی وجہ

امام بخاریؒ نے ترجمة الباب وحی کے متعلق قائم کیا اور اس کے تحت حدیث نیت کے متعلق لے کر آئے، تو بظاہر ترجمة الباب اور حدیث شریف کے درمیان تعلق اور مناسبت نہیں ہے۔

تو اس کی وجہ یہ ہے کہ امام بخاریؒ کا مقصد یہاں قاری کے ذہن میں سوال پیدا کرنا ہے اور اسے چونکانا ہے، تاکہ وہ خوب غور وفکر کرے اور یہ بتلانا مقصود ہے کہ آگے احادیث شروع ہونے والی ہیں ان کو شروع کرنے سے پہلے اپنی نیتوں کو خالص کرلو اور کھوٹ سے پاک کرلو، تاکہ پڑھنا اور پڑھانا خالص عبادت بن جائے، اگر نیت ابتداء میں درست کرلی جائے تو درمیان میں اگرچہ اس کی طرف کوئی دھیان نہ رہے تب بھی ثواب اس وقت تک بدستور ملتا رہتا ہے جب تک کہ اس کے مخالف کوئی نیت نہ آئے۔ جیسے نماز میں اگر ابتداء میں ہی نیت درست کرلی جائے تو پھر چاہے درمیان میں اس کی طرف توجہ نہ جائے اس کا ثواب مل جاتا ہے۔

نیت درست کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے

نیت کو درست کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے، بلکہ بہت ہی آسان کام ہے بس تھوڑی سی ہمت کی ضرورت ہوتی ہے اور اس میں کوئی روپیہ پیسا بھی خرچ نہیں ہوتا نہ ہی وقت صرف کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے بس دل میں مصمم ارادہ کرنا پڑتا ہے کہ یہ کام ہم خالص اللہ کی رضا کیلئے کر رہے ہیں۔

ہمیں نیت کس بات کی کرنی چاہئے؟

ہمیں نیت اس بات کی کرنی چاہئے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی احادیث اللہ کی رضا کیلئے پڑھ رہے ہیں، ان احادیث پر ہم خود بھی عمل کریں گے اور دوسروں تک بھی ان کو پہنچائیں گے تاکہ ہمیں اس کے ذریعے سعادت دارین حاصل ہو۔ رسول اللہ ﷺ بھی نیت کی درستگی کی دعا فرمایا کرتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی اپنی نیت کو درست کرنے والا نہیں ہوسکتا لیکن آپ ﷺ بھی امت کی تعلیم کیلئے یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ لِکُلِّ خَیْرٍ اَرَدْتُ بِهٖ وَجْهَکَ فَخَالَطَنِیْ فِیْهِ مَالَیْسَ لَکَ.

ترجمہ: اے اللہ میں آپ سے معافی مانگتا ہوں ہر اس نیکی پر جس میں، میں نے آپ کی رضا کی نیت کی تھی لیکن اس کے اندر ایسی نیت شامل ہوگئی جو آپ کے لئے نہیں تھی۔

غیر اختیاری خیالات معاف ہیں

اگر غیر اختیاری خیالات آئیں تو وہ معاف ہیں چنانچہ حق تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا. (سورۃ البقرۃ: ۲۸۶)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کسی شخص کو مکلف نہیں بناتا مگر اسی کا جو اس کی طاقت میں ہو۔

لیکن جب بھی ایسے خیالات آئیں تو اپنے اختیار سے فوراً نیت درست کر لینی چاہئے۔ اور اگر اپنے اختیار سے آئیں تو فوراً اس سے توبہ کر لینی چاہئے اور اپنی نیت درست کر لینی چاہئے۔

اصلاح نیت کے ساتھ، اصلاح اعمال کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے

عزیز طلباء! آپ کو خوب اندازہ ہوگا کہ آپ کے والدین نے کس طرح مجاہدہ کر کے آپ کو اپنے سے جدا کیا اور ان دینی مدارس میں پڑھنے کے لئے بھیجا، اس لئے اس زندگی کی قدر کرنی چاہئے، اور ہر لمحے کو تول تول کر خرچ کرنا چاہئے اور اپنی نیتوں کو درست کرنے کے ساتھ اپنے اعمال

کی اصلاح کی طرف بھی توجہ دینی چاہیے، اپنے ہر عمل کو سنت کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کیجئے، یہ بہت پرفتن دور ہے اور احادیث میں فتنے کے زمانے میں ایک سنت پر بھی عمل کرنے کی بہت فضیلت آئی ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ، (رواہ البیہقی فی کتاب الزہد لہ من حدیث ابن عباس (مشکوۃ، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ص: ۳۰)

ترجمہ: میری امت کے بگڑنے کے وقت جس شخص نے میری سنت پر عمل کیا تو اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

ہمیں بھی اپنی زندگی اس طرح گزارنی چاہیے کہ وہ آپ ﷺ کی زندگی کا نمونہ بن جائے تاکہ ہمیں بھی سو شہیدوں کا ثواب حاصل ہو سکے۔

سنتیں زبان سے کم عمل سے زیادہ پھیلتی ہیں

اگر زبان اور تقریر کے ذریعے سنت کے حق میں دلائل دیئے جائیں تو سنت اتنی نہیں پھیلے گی جتنی عمل سے زندہ ہوگی اگر کسی سنت پر عمل کیا جائے تو وہ خود پھیلتی چلی جائے گی۔

سنت کا مفہوم بہت وسیع ہے

عام طور پر جب سنت کا لفظ بولا جاتا ہے تو عوام اس سے چند سنتیں ہی سمجھتے ہیں مثلاً نماز پڑھ لی، داڑھی رکھ لی وغیرہ حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ سنت ہماری زندگی کے ہر ہر میدان میں مکمل رہنمائی کرتی ہے مثلاً حکومت و سیاست کس طرح کرنی ہے؟ گھر والوں سے کس طرح سلوک کرنا ہے؟ پڑوسیوں کے کیا حقوق ہیں؟ جہاد کس طرح کرنا ہے؟ وغیرہ۔ جب اپنی زندگی کے تمام شعبوں میں سنت پر عمل کیا جائے گا حتیٰ کہ انسان چلتا پھرتا پیکر سنت نظر آئے تو پھر اسے متبع سنت کہا جا سکتا ہے۔

ایک صاحب کی غلط فہمی کا ازالہ

ایک صاحب میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ فلاں آدمی باشرع ہے میں نے کہا کہ "باشرع" ہونے کا کیا مطلب ہے؟ تو کہنے لگے کہ وہ داڑھی رکھتے ہیں۔۔۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر کسی نے داڑھی رکھی ہوئی ہے لیکن وہ جھوٹ بولتا ہے، حرام خوری کرتا ہے اور طرح طرح کی برائیوں میں مبتلا ہے پھر بھی اس کو باشرع کہا جائے گا؟

لیکن ایک آدمی وہ ہے جو داڑھی تو کٹواتا ہے لیکن دیگر تمام حقوق کو ادا کرتا ہے نمازیں بھی پڑھتا

ہے، بیوی بچوں کے حقوق بھی ادا کرتا ہے اور تمام فرائض وواجبات کو بجالاتا ہے، لیکن صرف داڑھی کٹوار کھی ہے، تو اس کو باشرع نہیں کہا جاتا، اگرچہ داڑھی کٹوانا بہت بڑا گناہ ہے نبی اکرم ﷺ نے اس کے کٹوانے سے منع فرمایا ہے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ أَوْفِرُوا اللُّحى وَاَحْفُوا الشَّوارِبَ وَفِي رِوَايَةٍ اِنْهَكُوا الشَّوارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحى"۔ متفق علیہ (مشکوۃ، باب الترجل، ص: ۳۸۰)

ترجمہ: مشرکین کے خلاف عمل کرو، داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں ہلکی کراؤ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ تم مونچھیں ہلکی کراؤ اور داڑھیاں چھوڑ دو۔ (متفق علیہ)

اور امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ داڑھی مسلمان ہونے کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے اور یہ ایسا گناہ ہے جو سب کے سامنے ظاہر بھی ہوتا ہے اور چوبیس گھنٹے ساتھ لگا ہوتا ہے، لیکن یہ آدمی اس پہلے آدمی کی بنسبت زیادہ باشرع ہے کیونکہ یہ آدمی صرف داڑھی رکھنے میں کوتاہی کر رہا ہے اور پہلا آدمی بہت سارے فرائض وواجبات کو ترک کر رہا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص جتنا زیادہ متبع سنت اور شریعت پر عمل کرنے والا ہوگا وہ اتنا ہی زیادہ باشرع ہوگا، لیکن کامل طور سے باشرع کہلانے کا مستحق اسی وقت ہوگا جب پورے طریقے سے اپنے آپ کو سنت اور شریعت کے مطابق ڈھال لے گا۔

عالم کفر کے سب سے بڑے دشمن مدارس دینیہ ہیں

تمام عالمی کفریہ طاقتوں نے اس وقت اسلام اور مسلمانوں کو ہدف بنا رکھا ہے اس کے لئے وہ چیچنیا، بوسنیا، کشمیر، افغانستان اور عراق کے نہتے مسلمانوں پر ظلم وستم بھی ڈھا رہے ہیں، تاجدار دو عالم سرور کونین خاتم النبیین محمد عربی ﷺ کی شان اقدس میں طرح طرح کی گستاخیاں بھی کر رہے ہیں، لیکن ان کے ایجنٹ جو مسلمان ممالک اور پاکستان میں ہیں انہوں نے ان ممالک کا بغور جائزہ لیا ہے اور اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ان کے لئے سب سے زیادہ خطرناک چیز دینی مدارس ہیں، جب تک یہ دینی مدارس موجود ہیں اس وقت تک اسلام کو نہ کوئی نقصان پہنچایا جاسکتا ہے اور نہ مسلمانوں کو ختم کیا جاسکتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ دین کی حفاظت کے قلعے دینی مدارس ہیں، کیونکہ دین کی کوئی جماعت

سوائے ان ٹاٹ پر بیٹھ کر خوب مجاہدہ کر کے اور مشقتیں جھیل کے علم حاصل کرنے والوں کے ایسی نہیں ہے جس نے اپنی مہد سے لحد تک کی زندگی دین اسلام کے لئے وقف کردی ہو۔

جب یہ تین سال کے ہوتے ہیں اس وقت سے ہی ان کے والدین ان کو قرآن مجید پڑھنے پر لگادیتے ہیں، پھر یہ ناظرہ پڑھتے ہیں، پھر حفظ کرتے ہیں، پھر علم دین حاصل کر کے عالم بنتے ہیں، اور جب یہ عالم بن کر نکلتے ہیں تو ان کی داڑھیاں نکل آتی ہیں اور کڑیل جوان ہوجاتے ہیں پھر اسی دین کو پڑھانے کیلئے اپنی زندگیاں وقف کردیتے ہیں یہاں تک کہ جوانی اسی تعلیم وتعلّم میں گزر جاتی ہے پھر بوڑھے ہوجاتے ہیں اور مرجاتے ہیں، لیکن جو تعلق دینی مدرسے سے تین سال کی عمر میں نورانی قاعدہ پڑھنے کے ساتھ قائم ہوا تھا اس کو مرتے دم تک ایک وفادار انسان کی طرح نبھاتے ہیں۔ ان کے علاوہ کوئی اور جماعت ایسی نہیں ہے جو بچپن سے مرتے دم تک دین کے ہی کام میں لگی رہتی ہو۔

مجاہدین ماشاء اللہ جہاد کرتے ہیں اور یہ بلاشبہ بہت ہی افضل کام ہے، لیکن بچپن اور بڑھاپے میں تو جہاد نہیں ہوتا اور جوانی میں بھی سال کے بارہ مہینے مسلسل کوئی شخص جہاد نہیں کرسکتا۔

اسی طرح تبلیغی جماعت کے حضرات بھی ماشاء اللہ بہت اچھا کام کررہے ہیں اور یہ بھی دین کو پھیلانے کا بہت مؤثر ذریعہ ہے اس کی برکات بھی سامنے آتی ہیں۔ تبلیغ میں بھی اگرچہ چوبیس گھنٹے، شب جمعہ، سہ روزہ، عشرہ، چلہ، چار ماہ اور سال ہوتا ہے لیکن پوری زندگی پھر بھی تبلیغ میں نہیں لگتی۔

اس وجہ سے دشمن ان مدرسوں کے خلاف سازشیں کررہا ہے اور جو شخص یا جو مدرسہ زیادہ فعال ہوتا ہے اس کو ختم کرنے کی منصوبہ بندی کرتا ہے۔

مجھے امید ہے کہ دشمن ہمارا بال بھی بیکا نہیں کرسکتا، اگر ہمیں کوئی نقصان پہنچے گا تو اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے پہنچے گا، اس لئے ہمیں اپنی نیتوں کو خالص کرنا چاہئے اور اپنے آپ کو متبع سنت بنانے کی کوشش کرنی چاہئے، اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے:

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ. (سورہ محمد:۷)

ترجمہ: اگر تم اللہ کی مدد کروگے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جمادے گا۔

پھر انشاء اللہ فتح ہماری ہی ہوگی، اور دشمن اپنے ناپاک عزائم میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہوسکے گا۔

مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ طلباء اور علماء کی جماعت، مجاہدین اور مبلغین اسلام اس طائفے میں شامل ہیں جس کی بشارت اس حدیث میں دی گئی ہے جس کو عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِیْنَ عَلٰی مَنْ نَاوَاهُمْ حَتّٰی یُقَاتِلَ اٰخِرُهُمُ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ۔ (مشکوۃ شریف، کتاب الجہاد، ص: ۳۳۱)

ترجمہ: میری امت کی کوئی نہ کوئی جماعت ہمیشہ حق کی حمایت و حفاظت کے لئے برسر جنگ رہے گی اور جو شخص بھی اس جماعت سے دشمنی کرے گا وہ جماعت اس پر غالب رہے گی، یہاں تک کہ اس امت کے آخری لوگ مسیح دجال سے جنگ کریں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس طائفہ میں برقرار رکھے اور ہماری نیتوں کی اصلاح فرما کر ہمارے اعمال و اخلاق کی بھی اصلاح فرمادے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

جمعہ کے معمولات

روزانہ کے معمولات کے ساتھ جمعہ کے دن ان معمولات کی پابندی باعث ثواب ہے:

۱)...... کم ازکم تین سو مرتبہ درود شریف پڑھیں، اگر درود ابراہیمی ہوتو بہتر ہے ورنہ یہ درود بھی اچھا ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِه وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا.

۲)...... سورۂ کہف پڑھیں۔

۳)...... صلوٰۃ التسبیح پڑھیں۔

۴)...... جمعہ کی جس قدر سنتیں اور آداب ہیں ان کو بجالائیں مثلاً سر کے بال سنت کے مطابق بنوانا، ناخن کترنا، بغلوں اور زیر ناف بال کاٹنا، مونچھیں کترنا، سنت کے مطابق اچھی طرح غسل کرنا، تیل لگانا، موجودہ کپڑوں میں سب سے اچھے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، مسواک کرنا، جامع مسجد میں بہت جلدی جانا، اور کسی کو تکلیف دیئے بغیر ممکن ہو تو صف اول میں بیٹھنا وغیرہ۔

۵)...... جس جگہ نماز عصر ادا کی ہو اسی جگہ اٹھنے سے پہلے اَسّی (۸۰) مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں:

۶)...... جمعہ کے دن غروب سے کچھ دیر پہلے دعا میں مشغول ہوں اور غروب تک مشغول رہیں، کیونکہ یہ دعا کی قبولیت کا خاص وقت ہے۔

ماخوذ از رسالہ

"روزانہ کے معمولات" ص:۱۷

(مؤلفہ: حضرت مولانا مفتی عبدالروف صاحب سکھروی مدظلہم)

محمد عبد المعبود

دو عبقری شخصیات کا باہم اکرام واحترام

مجلہ البلاغ کا تازہ شمارہ نظر نواز ہوا، دیگر مضامین بھی بے حد مفید اور قابل ستائش ہیں زیادہ متاثر اس خطاب سے ہوا ہوں جو فارغ ہونے والے طلبہ سے کیا گیا ہے۔ آنجناب نے اکابر ومشائخ دیوبند کے باہمی اکرام واحترام کے کچھ ایسے مخفی گوشوں کو آشکارا فرمایا ہے جن سے غالباً اب تک تاریخ کے اوراق ناآشنا تھے، اور عوام الناس کے علاوہ طلبہ اور علماء کرام کی اکثریت بھی ان سے قطعاً ناواقف تھی۔ یہ جناب والا نے ہم سب پر احسان عظیم فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر سے نوازے آمین۔ اکابر علماء کرام کے اس نوعیت کے بعض واقعات جو تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں لیکن اکثر حضرات ان سے بھی واقف نہیں ہیں اگر حضرت اجازت مرحمت فرمائیں تو البلاغ کیلئے پیش کردوں، فی الحال چند اوراق ارسال خدمت ہیں۔ (محمد عبد المعبود عفا اللہ عنہ)

اختلاف آراء ایک فطری چیز ہے، عہد رسالت، خلافت راشدہ، قرون مشہود لہا بالخیر بھی اختلاف رائے سے خالی نہیں تھے، اسی طرح ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ کا باہم اختلاف مشہور ومعروف ہے۔ اکابر علماء امت کے اختلاف رائے سے کوئی دور، کوئی زمانہ خالی نہیں، ہمارے اکابر علماء ومشائخ دیوبند میں بھی اختلاف رائے پایا جاتا تھا۔ بالخصوص بعض سیاسی معاملات میں انتہائی شدید اختلاف پایا جاتا تھا، لیکن بایں ہمہ ایک دوسرے کی تعظیم وتکریم، ادب واحترام، الفت ومحبت، اوصاف وکمالات کا اعتراف اور خیر خواہی وتعاون بھی برابر برقرار رہا۔

مشائخ وعلماء دیوبند کی دو عظیم شخصیات ــــ جن کے علم وعمل، زہد وتقویٰ، دیانت وامانت، راست بازی، حق گوئی، خلوص وللٰہیت مسلم تھی ــــ بعض سیاسی امور میں دو رائے رکھتے تھے۔ اور اپنی اپنی رائے پر اس قدر سختی سے قائم تھے کہ پہاڑ اپنی جگہ سے سرک سکتا ہے لیکن وہ اکابر اپنی رائے سے سرمو ہٹنے کے روادار نہ تھے۔

حضرت اقدس حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ اور حضرت اقدس شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ کا اختلاف رائے اور دونوں کا طرز عمل بھی قابل دید ہے۔ حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ لیگ کے (موقف کے) سخت حامی تھے اور کانگریس کے موقف کو امت کیلئے

مضر سمجھتے تھے۔ جبکہ حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کانگریس کی شرکت کو ہندوستانی مسلمانوں کیلئے مفید سمجھتے تھے اور اس کی بھرپور حمایت کرتے تھے۔ اس شدید اختلاف رائے کے باوجود ایک دوسرے کا کس درجہ احترام تھا۔ اس کی کیفیت ملاحظہ ہو:

حضرت اقدس مفتی محمود حسن گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں:

''ایک مرتبہ حضرت مدنی نور اللہ مرقدہ تھانہ بھون تشریف لائے۔ کسی نے حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ کو اطلاع کی کہ ''مولوی حسین احمد صاحب ٹانڈوی آئے ہیں''

حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے فرمایا: ''ارے کس کو کہہ رہے ہو۔ کیا ہمارے مولانا حسین احمد صاحب (دیوبند والے) ہیں۔'' کہا جی ہاں! فرمایا ''کدھر ہیں؟'' اور اُٹھ کر دروازہ تک تشریف لائے، سلام، مصافحہ، معانقہ فرمایا۔ حضرت مدنی نور اللہ مرقدہ نے دست بوسی فرمائی حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہاتھ پکڑ کر لائے اور اپنی مسند پر اپنے برابر بٹھایا حضرت مدنی نور اللہ مرقدہ نے مسند پر بیٹھنے سے انکار کیا۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''میرا حکم یہی ہے، یہیں بیٹھو''، اس کے بعد گفتگو ہوئی۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''آپ نے زیادتی کی اطلاع نہیں فرمائی، اگر اپنی آمد کی پہلے سے اطلاع فرمادیتے تو کسی سواری کا انتظام کر دیتا اور دو چار آدمی استقبال کیلئے بھیج دیتا''۔

حضرت مدنی نور اللہ مرقدہ نے فرمایا ''حضرت اپنے گھر آنے کیلئے کیا اطلاع کی ضرورت ہوتی ہے'' حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے فرمایا ''آپ کے اس جواب سے بہت مسرت ہوئی کہ اس گھر کو اپنا گھر فرمایا''۔ اچھا بتایئے آپ کیا کھائیں گے۔ حضرت مدنی نور اللہ مرقدہ نے فرمایا ''روٹی اور شلجم کا اچار'' حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے اپنے دونوں گھروں میں آدمی بھیجا کہ جس گھر میں شلجم کا اچار اور روٹی ہو لائیں۔ چنانچہ روٹی اور شلجم کا اچار اور لسی لائی گئی۔

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''میرے ساتھ میرے دو ساتھی ہیں اگر اجازت ہو تو وہ بھی ساتھ کھالیں؟ اس پر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے محاسبہ فرمایا ''جب آپ نے اس گھر کو اپنا گھر فرمایا ہے تو پھر اجازت کا کیا مطلب ہے؟''۔

حضرت مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا ''مہمان کے سامنے جو کھانا آتا ہے وہ اباحت ہوتا ہے ملک نہیں۔ مہمان کو کھانے کا توحق ہوتا ہے اور تصرف کا نہیں اس لئے اجازت طلب کی'' حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''ہاں! اجازت ہے''، کھانے سے فراغت پر حضرت تھانویؒ نے پگڑی

منگائی اور حضرت مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش فرمائی۔

حضرت مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے پگڑی کو آنکھوں سے لگایا، سر پر رکھا، اور فرمایا ''حضرت کو معلوم ہے کہ میں بدیسی کپڑا استعمال نہیں کرتا''۔ حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''مجھ سے سہو ہو گیا۔ میں نے قصداً ایسا نہیں کیا''۔ اور آدمی بھیجا کہ گھر سے کھدر کی پگڑی لائیں، کھدر کی پگڑی آ گئی، اس کو پیش فرمایا، اور چاندی کے دو روپے نذرانہ دیئے۔ حضرت مدنی نور اللہ مرقدہ نے روپے پگڑی میں باندھ لئے۔ اور پگڑی حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے سامنے رکھ کر سر جھکا دیا کہ ''حضرت خود اپنے ہاتھ سے باندھ دیں''۔

حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دست مبارک سے حضرت مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ کے سر مبارک پر پگڑی باندھی، اس طرح کہ وہ روپے اوپر کی طرف آ گئے، حضرت مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اوپر کی طرف پگڑی میں اڑس لیا۔ اس کے بعد رخصت کرتے ہوئے حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''میں آپ کو اپنے استاذ شیخ العالم کے قائم مقام سمجھتا ہوں۔'' (حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ تعالیٰ کو شیخ العالم فرمایا کرتے تھے) (اسلام میں اختلاف کے اصول، آداب اور حدود ۱۴۲ تا ۱۴۴)

حضرت اقدس مفتی محمود حسن گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''منشی نور الحسن صاحب ساکن دورالہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیعت ہیں نیک صالح شخص ہیں، وہ اپنا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ چونکہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ مسلم لیگ کے حامی تھے۔ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حمایت میں ایک رسالہ بھی تحریر فرمایا تھا، اس لئے میرا رجحان بھی لیگ کی طرف تھا اور میرٹھ حلقہ کی مسلم لیگ کا ممبر بھی تھا۔

ایک دفعہ ایک میٹنگ میں، میں نے کہا کہ بھائی ہمارے حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ لیگ کی حمایت فرماتے ہیں، اور حضرت مدنی بھی بزرگ ہیں، وہ کانگریس کی حمایت فرماتے ہیں، ہم کیا کریں؟ میٹنگ میں ایک شخص نے جواب دیا، کہ وہ (حضرت مولانا مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ) کہاں کے بزرگ آئے، وہ کیسے بزرگ ہیں؟ مجھ ان کے جواب سے سخت صدمہ ہوا، اور میں نے ان سے کہا کہ اگر مسلم لیگ کے اندر بزرگوں کی شان میں گستاخی کی جاتی ہے۔ تو ایسی مسلم لیگ سے میرا تو استعفیٰ۔

میں آیندہ شریک نہیں ہوں گا۔ اور اسی صدمہ میں تھانہ بھون حاضر ہوا، شب میں بھائی سلیمان صاحب سے، جو حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے خادم تھے، ملاقات ہوئی، ان سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ اس نے کہا مدنی صاحب آپ کی نظر میں بزرگ ہیں۔ بزرگ تو شیطان بھی ہوتا ہے۔ میں نے کہا یہ جواب صبح کو حضرت سے ہی کہوں گا اس نے کہا کہ ہاں کہہ دینا۔ مجھے اور سخت صدمہ ہوا کہ جب حضرت کے خادم کا یہ حال ہے، تو اوروں کا کیا حال ہوگا۔

پوری رات بے چینی میں گزری، صبح کو مجلس میں حاضر ہوا، میری ہمت نہیں تھی کہ عرض کروں، اتفاق ایسا ہوا کہ ایک خط جو حضرت کے پاس کسی نے لکھا تھا، حضرت نے سنایا، خط کا مضمون یہ تھا:

> ''حضرت! میں دیوبند بھی گیا ہوں، وہاں رحمت ہی رحمت دیکھی ہے، اور یہاں زحمت، گویا وہاں عفو بے انتہا، اور یہاں بات بات پر پکڑ، اور نکتہ چینی، اس کی کیا وجہ ہے؟''۔

حضرت نے جواب لکھا، اور پھر جواب بھی سنایا، جس کا مضمون یہ تھا:

> ''کیا تمہارے نزدیک دریا اور ڈوگزہ میں کوئی فرق نہیں، میں چھوٹا سا ڈوگزہ ہوں، اور حضرت مولانا مدنی دریا ہیں، ڈوگزہ ذرہ سی ناپاکی کا متحمل نہیں ہوتا، اور دریا میں اگر پیشاب بھی کردیا جائے تب بھی وہ ناپاک نہیں ہوتا''۔

یہ جواب سن کر مجھے ہمت ہوئی اور میں نے عرض کیا، کہ حضرت تو اپنے آپ کو ڈوگزہ اور حضرت مدنی کو دریا فرمارہے ہیں۔ اور یہ ملا سلیمان اُن کو ایسا ایسا کہتا ہے اور اپنا واقعہ بیان کیا۔

حضرت نے فرمایا کیا یہ بات آپ اُن کے سامنے کہہ دیں گے؟ میں نے عرض کیا کہ ضرور کہہ دوں گا۔ میں نے اسی وقت کہہ دیا تھا کہ میں حضرت سے کہوں گا، سلیمان کو بلوایا گیا، حضرت نے فرمایا، کہ تم ان کو جانتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا، جی ہاں! یہ میرے دوست کے بھائی ہیں، حضرت نے فرمایا اگر یہ تمہاری طرف سے کوئی بات بیان کریں وہ غلط تو نہ ہوگی، آپ کو ان پر اعتماد ہے۔ اس نے کہا مجھ کو ان پر پورا اعتماد ہے۔ حضرت نے فرمایا تمہاری ان سے کوئی لڑائی تو نہیں، اس نے کہا نہیں، پھر حضرت نے میری طرف اشارہ کرکے فرمایا، اپنا واقعہ بیان کرو۔

میں نے پورا واقعہ بیان کیا جو میرٹھ مسلم لیگ کی میٹنگ میں پیش آیا تھا، کہ یہ واقعہ میں نے ملا سلیمان صاحب سے بیان کیا۔ اس نے کہا مدنی صاحب کو تم بزرگ سمجھتے ہو، بزرگ تو شیطان بھی

تھا۔ حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سلیمان سے کہا کیا یہ ٹھیک کہتے ہیں؟ انہوں نے اقرار کرلیا کہ جی ہاں ٹھیک کہتے ہیں۔ حضرت نور اللہ مرقدہ نے ایک دوسرے خادم کو آواز دی اور فرمایا ''سلیمان کا کان پکڑ کر خانقاہ سے نکال دو''۔ اور فرمایا ''آج سے میرا تعلق ختم، نہ مجھ سے بات چیت کی اجازت ہے۔ نہ خط وکتابت کی۔ نہ مجلس میں حاضری کی۔''

سلیمان صاحب خانقاہ سے چلے گئے مگر انتہائی پریشان تھے۔ حافظ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی (جو حضرت نور اللہ مرقدہ سے خصوصی تعلق رکھتے تھے) کے واسطے سے حضرت سے خط وکتابت کی اور معافی کی درخواست کی۔ حضرت نے ارشاد فرمایا ''جن کی شان میں گستاخی کی ہے ان سے معافی مانگیں۔ اور اُن سے (حضرت مولانا حسین احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ) سے لکھوا کر لائیں کہ ''میں نے معاف کردیا'' اس کے بعد سوچوں گا کہ کیا فیصلہ کروں''۔

سلیمان صاحب حضرت مدنی قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور صورتحال بیان کی اور معافی چاہی، حضرت قدس سرہ نے معاف کیا اور لکھ دیا، ''میں نے سلیمان کو معاف کیا اور آپ بھی معاف فرمائیں'' اور یہ تحریر حضرت تھانوی قدس سرہ کی خدمت میں پیش کی۔ حضرت تھانوی قدس سرہ نے فرمایا ''کیا معلوم پورا واقعہ بیان بھی کیا یا نہیں؟ پورا واقعہ جا کر بیان کریں، اور حضرت مولانا اپنے قلم سے لکھیں کہ سلیمان نے یہ واقعہ بیان کیا اور میں نے معاف کیا''۔

چنانچہ یہ دوبارہ حضرت مدنی قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ حضرت یہ واقعہ لکھ کر پھر معافی تحریر فرمائیں، حضرت مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قلم سے تحریر فرمایا کہ سلیمان نے یہ واقعہ بیان کیا اور میں نے اس کو معاف کیا اور سفارش کرتا ہوں کہ آپ بھی معاف فرمادیں۔ اس کے بعد حضرت قدس سرہ نے معاف فرمایا اور مجلس میں حاضری کی اجازت دی۔ مگر گفتگو کی اجازت نہیں دی۔ گفتگو کی اجازت پھر بعد میں ہوئی۔

یہ تھی اُن اکابر کی ایک دوسرے کی تعظیم وتکریم اور قدر ومنزلت۔ کہ باہمی شدید سیاسی اختلاف کے باوجود بھی ایک دوسرے کی عزت نفس کا بھرپور احساس اور احترام پیش نظر رہتا تھا۔ ہوائے نفسانی اور جذبات کی رَو میں وہ حضرات بہ جانے والے نہ تھے۔

❀❀❀❀

مولانا محمد حنیف خالد

علامہ علی شیر حیدری کی مظلومانہ شہادت

۲۵ رشعبان ۱۴۳۰ھ (۱۷ راگست ۲۰۰۹ء) پیر کی صبح ملک کے ممتاز عالم دین جامعہ حیدریہ خیرپور کے مہتمم حضرت مولانا علی شیر حیدری کی مظلومانہ شہادت کا المناک واقعہ پیش آیا، اس اندوہناک سانحے پر انتہائی دکھ کے ساتھ یہی کہا جاسکتا ہے کہ:

اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُسَمًّی، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ،

اللہ ہی کا ہے جو کچھ اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو کچھ اس نے دیا اور اللہ کے ہاں ہر چیز کا ایک وقت متعین ہے، ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور ہم کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

علامہ علی شیر حیدری رحمۃ اللہ علیہ عام خاص ہر دو طبقوں میں علمی شخصیت کے طور پر معروف تھے کیونکہ آپ اپنا موقف تحقیقی دلائل کے ساتھ پیش کیا کرتے تھے وہ صرف ایک اچھے خطیب ہی نہ تھے بلکہ عمدہ استعداد رکھنے والے بہترین مدرس بھی تھے، آپ اپنے مدرسہ حیدریہ میں مختلف علوم وفنون کے اسباق خود پڑھاتے تھے، اللہ تعالیٰ نے انہیں نکتہ رسا ذہن عطا کیا تھا، بات کرنے اور سمجھانے کا انہیں ڈھنگ آتا تھا، ان کی بات ''از دل خیزد بر دل ریزد'' کا مصداق ہوتی تھی، بعض چیزوں میں مولانا سے اختلاف رائے کیا جاسکتا ہے لیکن ان کی محنت، اپنے مشن سے لگاؤ اور جدوجہد کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔

۱۹۹۸ء میں جب آپ میانوالی جیل میں قید وبند کی صعوبتیں برداشت کررہے تھے تو جیل ہی میں آپ نے صرف تین ماہ اور بیس دن کے مختصر عرصے میں پورا قرآن پاک حفظ کرلیا، آپ اپنے موقف کو اعتدال کے ساتھ قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے پیش کرتے تھے، آپ کا کہنا تھا کہ:

''مجرم کو سزا دینا حکومت کا کام ہے اگر حکومت اپنا فریضہ پورا نہیں کرتی تو ہم عام آدمی

کے قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کے حق میں نہیں ہیں کیونکہ اس سے خانہ جنگی کی صورت پیدا ہوسکتی ہے، اگر حکومت گستاخ کو سزا نہیں دیتی تو حکومت کو مجبور کیا جائے اس کیلئے آئینی طریقے کے علاوہ ہم کسی دوسرے طریقے کی حمایت نہیں کر سکتے۔''

واضح رہے کہ صحابۂ کرام کی جماعت ایک ایسی مقدس جماعت ہے جس نے براہ راست سرور کونین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے علم حاصل کیا ہے اور اسی کی کاوشوں سے دین ہمیشہ کیلئے محفوظ ہوکر بلاکم و کاست ہم تک پہنچا ہے اب اگر کوئی شخص یا گروہ خدانخواستہ صحابۂ کرام کی عظیم جماعت پر ایسی جرح یا تنقید کرتا ہے جس سے ان کے بارے میں بے اعتمادی کی فضا پیدا ہوتی ہو تو وہ درپردہ کتاب وسنت کی متعدد آیات واحادیث کی مخالفت کررہا ہے، مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تالیف ''مقام صحابہ'' میں ایسی آیات واحادیث جمع فرمادی ہیں جن میں صحابۂ کرام سے محبت، ان پر بھرپور اعتماد اور ان کی اقتدا کا حکم دیا گیا ہے، وہیں سے چند احادیث کا ترجمہ یہاں نقل کیا جاتا ہے:

ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو میرے صحابہ کے معاملے میں، میرے بعد ان کو (طعن وتشنیع کا) نشانہ نہ بناؤ، کیونکہ جس شخص نے ان سے محبت کی تو میری محبت کے ساتھ ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو میرے بغض کے ساتھ ان سے بغض رکھا اور جس نے ان کو ایذاء پہنچائی اس نے مجھے ایذاء پہنچائی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذاء پہنچائی اور جو اللہ تعالیٰ کو ایذاء پہنچانا چاہے تو قریب ہے کہ اللہ اس کو عذاب میں پکڑ لے گا''۔

ترمذی ہی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا کہتے ہیں تو تم ان سے کہو خدا کی لعنت ہے اس پر جو تم دونوں (یعنی صحابہ اور تم) سے بدتر ہے۔''

امام احمدؒ نے روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

''جو شخص اقتدا کرنا چاہتا ہے اس کو چاہیے کہ اصحاب رسول ﷺ کی اقتدا کرے کیونکہ یہ حضرات ساری امت سے زیادہ اپنے قلوب کے اعتبار سے پاک اور علم کے اعتبار سے گہرے اور تکلف و بناوٹ سے الگ اور عادات کے اعتبار سے معتدل اور حالات کے اعتبار سے بہتر ہیں، یہ وہ قوم ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی صحبت اور دین کی اقامت کیلئے پسند فرمایا ہے تو تم ان کی قدر پہچانو اور ان کے آثار کا اتباع کرو کیونکہ یہی لوگ مستقیم طریق پر ہیں۔ (مقام صحابہ، ص: ۵۵ تا ص ۵۹)

علامہ علی شیر حیدری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی بابرکت، پاکیزہ اور مقدس جماعت کے تحفظ و دفاع کیلئے شب و روز محنت کی، اس کیلئے ہزاروں افراد کی ذہن سازی کی اور کارکنوں کی ایک بڑی تعداد کو اس کیلئے تیار کیا، حقیقت یہ ہے کہ یہ انہوں نے بہت بڑی خدمت انجام دی ہے، اللہ تعالیٰ انہیں اس کا بہترین صلہ اپنی بارگاہ میں عطا فرمائے، آمین۔

جن ظالموں نے انہیں شہید کیا ہے انہوں نے پوری امت کو ایک گرانقدر عالم دین سے محروم کر کے ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے، ان ظالموں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دینا نیز صحابۂ کرام کے ناموس کے تحفظ کو یقینی بنانا حکومت کی ذمہ داری میں داخل ہے۔

مولانا کی شہادت کی خبر دوسرے دینی اداروں کی طرح جامعہ دارالعلوم کراچی میں بھی بڑے رنج و غم کے ساتھ سنی گئی اور اس پر اکابر جامعہ کی طرف سے گہرے صدمے کا اظہار کیا گیا، رئیس الجامعہ حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم اور نائب رئیس الجامعہ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم نے اپنے ایک مشترکہ خط کے ذریعے علامہ شہید کے اہل خانہ و برادران سے دردبھرے انداز میں تعزیت فرمائی، اس تعزیتی خط کے مندرجات یہ ہیں:۔

بگرامی خدمت اہل خانہ و برادران حضرت علامہ علی شیر حیدری صاحب۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل حضرت علامہ علی شیر حیدری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مظلومانہ شہادت کی خبر سن کر سخت صدمہ ہوا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ جن ظالموں نے ان پر بہیمانہ حملہ کیا، انہوں نے پوری امت کو ایک گرانقدر عالم دین کی شخصیت سے محروم کر کے ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔ لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نے انہیں شہادت کے عظیم مقام پر سرفراز فرما کر اُن کیلئے ابدی نعمتوں کے دروازے کھول دیئے۔

آپ حضرات کو اس حادثہ پر یقیناً شدید صدمہ ہوگا، لیکن اللہ تعالیٰ کی مشیت پر سرِ تسلیم خم کرنا ہی مؤمن کا شیوہ ہے۔ یہ جدائی عارضی ہے، اور اللہ تعالیٰ ایمان اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائیں تو اِن شاء اللہ جنت میں ملاقات ہوگی، اور اس کے بعد کبھی جدائی نہ ہوگی۔

دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوارِ رحمت میں مقامات عالیہ عطا فرمائیں، اور آپ حضرات کو صبرِ جمیل اور اجرِ جزیل عطا فرمائیں۔ آمین۔

والسلام

(محمد رفیع عثمانی عفا اللہ عنہ)
رئیس الجامعہ دارالعلوم کراچی

(محمد تقی عثمانی عفا اللہ عنہ)
نائب رئیس الجامعہ دارالعلوم کراچی

شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم
شیخ الحدیث جامعہ دارالعلوم کراچی

کے گرانقدر اور زندگی کا نچوڑ اہم موضوعات کیسٹوں کی شکل میں

- ☆ درس بخاری شریف (مکمل) 300 کیسٹوں میں
- ☆ کتاب البیوع درس بخاری شریف عصر حاضر کے جدید مسائل (معاملات) پر سیر حاصل بحث
- ☆ **اصول افتاء للعلماء والمتخصصین** 6 کیسٹوں میں
- ☆ دورۂ اقتصادیات 20 کیسٹوں میں
- ☆ دورۂ اسلامی بینکاری 5 کیسٹوں میں
- ☆ دورۂ اسلامی سیاست 15 کیسٹوں میں
- ☆ تقریب تکملہ فتح الملہم 1 عدد
- ☆ علماء اور دینی مدارس (بموقع ختم بخاری 1415ھ) 1 عدد
- ☆ جہاد اور تبلیغ کا دائرہ کار
- ☆ افتتاح بخاری شریف کے موقع پر تقریر دل پذیر
- ☆ زائرین حرمین کے لئے ہدایات
- ☆ زکوۃ کی فضیلت واہمیت
- ☆ والدین کے ساتھ حسن سلوک 3 کیسٹوں میں
- ☆ امت مسلمہ کی بیداری
- ☆ جوش وغضب، حرص طعام، حسد، کینہ اور بغض، دنیائے مذموم، فاستبقوا الخیرات، عشق عقلی وعشق طبعی، حب جاہ وغیرہ اصلاحی بیانات اور ہر سال کا ماہ رمضان المبارک کا بیان۔
- ☆ اصلاحی بیانات۔ بمقام جامعہ دارالعلوم کراچی، تسلسل نمبر 1 تا 300 کیسٹوں میں 1430ھ تک۔

ترتیب وتحریر: مولانا رشید اشرف نور

جامعہ دار العلوم کراچی کے
شاندار وفاقی نتائج

جامعہ دار العلوم کراچی کے طلبہ و طالبات نے حسب روایت امتحانِ وفاق ۱۴۳۰ھ میں بھی نمایاں اور امتیازی کامیابی حاصل کی، چنانچہ مختلف مراحل میں مجموعی طور پر اس کے آٹھ طلبہ وطالبات نے کل پاکستان کی سطح پر پوزیشنیں حاصل کیں جبکہ پچھلے سال طلبہ وطالبات کی مجموعی طور پر دار العلوم میں چھ پوزیشنیں تھیں، اس سال امتحانِ وفاق ۱۴۳۰ھ میں سب سے زیادہ وفاقی پوزیشنیں حاصل کرنے کا اعزاز بھی الحمدللہ جامعہ دار العلوم کراچی کے حصے میں آیا۔ فللّٰہ المن و لہ الشکر

امتحانِ وفاق میں کل پاکستان کی سطح پر امتیازی پوزیشنیں حاصل کرنے والے جامعہ دار العلوم کراچی کے طلبہ و طالبات ایک نظر میں:

نمبر شمار	نام مع ولدیت	درجہ	پوزیشن
۱	محمد اخلاق ولد نور احمد	عالمیہ	سوم
۲	منہاج الدین ولد احمد چراغ الدین	عالمیہ	سوم
۳	محمد خلیق ولد عبد الحمید	موقوف علیہ	دوم
۴	سید احسان اللہ آغا ولد سید امین اللہ آغا	عالیہ	دوم
۵	طاہر محمود ولد حسن محمود	عالیہ	سوم
۶	ابراہیم ولد عبد اللہ	خاصہ	دوم
۷	بنت عبد الغفار	دراسات سال سوم	اوّل
۸	بنت نور عالم	دراسات سال دوم	دوم

دارالعلوم کے درجاتِ وفاق کا اجمالی نتیجہ اور ان کا مختصر جائزہ

مرحلہ عالمیہ رسالِ دوم بنین (دورۂ حدیث) مساوی ایم.اے:

کل شرکاء ۳۸۷

ممتاز ۸۸

(واضح رہے کہ پورے وفاق میں اس مرحلے میں آٹھ ہزار سے زائد طلبہ میں سے درجہ امتیاز حاصل کرنے والے طلبہ کی تعداد دوسو ترانوے (۲۹۳) ہے گویا اس مجموعے کے تیس فیصد (۳۰٪) طلبہ کا تعلق دارالعلوم سے ہے)۔

جید جیداً (اعلیٰ) ۲۳۴

جید (وسطیٰ) ۴۷

مقبول (ادنیٰ) ۳

ضمنی ۱۳

راسب (ناکام) ۲

مجموعی طور پر اس درجہ کے تراسی فیصد (۸۳٪) سے زائد طلبہ نے امتیازی یا اعلیٰ نمبروں سے کامیابی حاصل کی نیز اس درجہ میں دارالعلوم کے دو طلبہ محمد اخلاق بن نور احمد مانسہروی رقم الجلوس ۲۹۰۷ نے اور منہاج الدین بن احمد چراغ الدین بنوی رقم الجلوس ۲۹۹۱ ہر ایک نے ۶۰۰ میں سے ۵۸۵ نمبر لے کر کل پاکستان کی سطح پر تیسری وفاقی پوزیشن حاصل کی، لطف کی بات یہ ہے کہ عالمیہ سالِ دوم (دورۂ حدیث) کے امتحانِ وفاق میں کل پاکستان کی سطح پر کم وبیش آٹھ ہزار طلبہ نے شرکت کی، تیسری وفاقی پوزیشن حاصل کرنے والے دارالعلوم کے مذکورہ دو طلبہ کے علاوہ نعمان داؤد مانسہروی، محمد عباس چارسدوی، محمد مدنی لودھراں نے اس مرحلے میں کل پاکستان کی سطح پر بالترتیب چھٹی، ساتویں اور آٹھویں پوزیشن حاصل کی۔

مرحلہ عالمیہ سالِ اوّل (موقوف علیہ):

کل شرکاء ۳۴۲

ممتاز ۷۱

جید جیدا (اعلیٰ) ۲۲۳

جید (وسطیٰ) ۴۲

مقبول (ادنیٰ) ۶

ضمنی X

راسب (ناکام) X

(جبکہ وفاق میں اس درجہ میں دوسو اڑسٹھ (۲۶۸) طلبہ ناکام ہیں)

اس درجہ میں محمد خلیق بن عبد الحمید منڈی بہاؤ الدین رقم الجلوس ۲۶۲۸ نے ۶۰۰ میں سے ۵۹۳ نمبر لے کر کل پاکستان کی سطح پر دوسری وفاقی پوزیشن حاصل کی۔

واضح رہے کہ موقوف علیہ کا امتحان وفاق کے زیر انتظام ہونے کا یہ پہلا موقع تھا۔

دار العلوم میں موقوف علیہ کے وفاقی نتیجہ کا حاصل یہ ہے کہ اس درجہ نے نہ صرف یہ کہ دوسری وفاقی پوزیشن حاصل کی اس کے پچاسی فیصد (۸۵٪) سے زائد طلبہ نے امتیازی یا اعلیٰ نمبروں سے کامیابی بھی حاصل کی اور اس درجہ کا کوئی طالب علم نہ ناکام ہے نہ ضمنی، چنانچہ نتیجہ سو فیصد (۱۰۰٪) ہے۔

مرحلہ عالیہ بنین سال دوم (سادسہ) مساوی بی۔اے:

کل شرکاء ۲۳۲

ممتاز ۷۷

جید جیدا (اعلیٰ) ۱۳۲

جید (وسطیٰ) ۲۰

مقبول (ادنیٰ) ۳

ضمنی X

راسب (ناکام) X

(جبکہ وفاق میں اس مرحلہ میں اٹھارہ سو بائیس (۱۸۲۲) طلبہ ناکام ہیں)

اس درجہ میں سید احسان اللہ آغا بن سید امین اللہ آغا کوئٹوی رقم الجلوس ۵۱۷۴ نے ۶۰۰ میں سے ۵۹۲ نمبر لے کر کل پاکستان کی سطح پر دوسری وفاقی پوزیشن حاصل کی۔

اور

طاہر محمود بن حسن محمود سانگھڑوی رقم الجلوس ۴۶۲۵ نے ۶۰۰ میں سے ۵۷۷ نمبر لے کر کل پاکستان کی سطح پر تیسری وفاقی پوزیشن حاصل کی۔

دار العلوم کے عالیہ بنین کے وفاقی نتیجہ کا حاصل یہ کہ اس درجہ نے نہ صرف دوسری وفاقی پوزیشن حاصل کی اس کے نوے فیصد (۹۰٪) طلبہ نے امتیازی یا اعلیٰ نمبروں سے کامیابی حاصل کی، اس کا کوئی طالب علم فیل ہے نہ ضمنی یعنی نتیجہ سو فیصد (۱۰۰٪) ہے، اور درجہ ادنیٰ میں کامیاب ہونے والے بھی صرف تین طالب علم ہیں۔

مرحلہ خاصہ بنین سال دوم (رابعہ) مساوی الیف۔اے:

کل شرکاء	۱۵۶
ممتاز	۵۱
جید جیدا (اعلیٰ)	۸۰
جید (وسطیٰ)	۱۲
مقبول (ادنیٰ)	۵
ضمنی	۳
راسب (ناکام)	۵

(واضح رہے کہ پورے وفاق میں اس مرحلہ میں کل تین ہزار نو سو اٹھاسی (۳۹۸۸) طلبہ ناکام ہیں)۔

اس درجہ میں ابراہیم بن عبداللہ شانگلوی رقم الجلوس ۵۶۵۹ نے ۶۰۰ میں سے ۵۸۵ نمبر لیکر کل پاکستان کی سطح پر دوسری وفاقی پوزیشن حاصل کی، اس مرحلے کی خاص بات یہ کہ اس میں کل پاکستان کی سطح پر کم وبیش بارہ ہزار طلبہ نے شرکت کی، دار العلوم کے عزیز احمد چترالی، محمد ابوبکر کراچوی، سید محمد عمیر کراچوی، احسان اللہ کوئٹوی نے کل پاکستان کی سطح پر بالترتیب چوتھی، ساتویں، آٹھویں، نویں پوزیشن حاصل کی، شہزاد احمد چارسدوی بھی آٹھویں پوزیشن پر ہیں۔

مختصر یہ کہ دار العلوم کے خاصہ بنین نے نہ صرف یہ کہ ایک وفاقی پوزیشن حاصل کی بلکہ اس کے چوراسی فیصد (۸۴٪) طلبہ نے امتیازی یا اعلیٰ نمبروں سے کامیابی حاصل کی اور کامیابی کا تناسب پچانوے فیصد (۹۵٪) رہا، جبکہ اس مرحلہ میں وفاق کا کامیابی کا تناسب تقریباً تریسٹھ فیصد (۶۳٪) ہے۔

مرحلہ عامہ بنین سال دوم (ثانیہ) مساوی میٹرک:

کل شرکاء ۱۲۰
ممتاز ۷۸
جید جیدا (اعلیٰ) ۳۸
جید (وسطیٰ) ۴
مقبول (ادنیٰ) .... ×
ضمنی .... ×
راسب (ناکام) .... ×

مختصر یہ کہ اس درجہ کا نتیجہ سو فیصد (۱۰۰٪) رہا اور اس درجہ کے چھیانوے فیصد (۹۶٪) سے زائد طلبہ نے امتیازی یا اعلیٰ نمبروں سے کامیابی حاصل کی۔

اس مرحلہ میں اگرچہ دار العلوم کے کسی طالب علم کو تین پوزیشنوں میں سے کوئی پوزیشن حاصل نہ ہوسکی لیکن خاص بات یہ ہے کہ کل پاکستان کی سطح پر اس مرحلے کے کم وبیش سولہ ہزار طلبہ میں سے دار العلوم کے فضل حق پشاوری، عامر احمد چارسدوی، محمد یوسف بنگرامی تین طلبہ نے بالترتیب چوتھی، پانچویں اور چھٹی پوزیشن حاصل کی۔

مرحلہ متوسطہ سال سوم مساوی مڈل:

کل شرکاء ۷۱
ممتاز ۲۱
جید جیدا (اعلیٰ) ۴۴
جید (وسطیٰ) ۴
مقبول (ادنیٰ) ۱
ضمنی ۱
راسب (ناکام) .... ×

گویا اس مرحلہ کے اکیانوے فیصد (۹۱٪) سے زائد طلبہ نے امتیازی یا اعلیٰ نمبروں سے کامیابی حاصل کی؛ اس کا کوئی طالب علم ناکام نہیں، ضمنی بھی صرف ایک ہے۔

درسِ نظامی بنین کا وفاقی نتیجہ ایک نظر میں

کل شرکاء ۱۳۰۸

ممتاز ۳۸۶

جید جیداً (اعلیٰ) ۷۵۱

جید (وسطیٰ) ۱۲۹

مقبول (ادنیٰ) ۱۸

ضمنی ۱۷

راسب (ناکام) ۷

خلاصہ یہ کہ امتحانِ سالانہ وفاق ۱۴۳۰ھ میں جامعہ دارالعلوم کراچی کے چھیاسی فیصد (۸۶٪) سے زائد طلبہ نے امتیازی یا اعلیٰ نمبروں سے کامیابی حاصل کی اور جامعہ کے چھ طلبہ نے مختلف مراحل میں کل پاکستان کی سطح پر پوزیشنیں حاصل کیں، فیل ہونے والے طلبہ کا تناسب ایک فیصد (۱٪) بھی نہیں۔

مرحلہ دراساتِ دینیہ (بنین) رسالِ اوّل:

کل شرکاء ۳۵

ممتاز ۲

جید جیداً (اعلیٰ) ۲۳

جید (وسطیٰ) ۷

مقبول (ادنیٰ) ۲

ضمنی x

راسب (ناکام) ۱

دراساتِ دینیہ کا دارالعلوم میں یہ پہلا سال تھا جس میں اکہتر فیصد (۷۱٪) سے زائد طلبہ نے امتیازی یا اعلیٰ نمبروں سے کامیابی حاصل کی اور صرف ایک طالب علم ناکام ہوا۔

اس درجہ میں جس طالب علم نے ۶۰۰ سے زائد نمبر حاصل کئے اس کے حدر قرآن مجید میں صرف ۵۰ نمبر ہیں۔

متوسطہ اور دراسات کے قرآن مجید کے امتحان میں راقم الحروف کی پہلے سے یہ رائے ہے کہ اس کا امتحان مدارس یا تو خود لیا کریں اور اگر وفاق امتحان لے تو قرآن مجید کے نمبر فیصد میں شمار نہ ہونے چاہئیں، پوزیشنیں بھی بقیہ چھ مضامین کے نمبروں سے طے ہونی چاہئیں۔

وجہ یہ ہے کہ ہر مرکز امتحان کا ممتحن علیحدہ ہوتا ہے ان کے معیارات بھی مختلف ہوتے ہیں، زبانی امتحان کی وجہ سے نہ ان کے معیار کو چیک کیا جاسکتا ہے نہ چیلنج کیا جاسکتا ہے، کسی صاحبِ حق کو اس کے حق سے محروم کرنے کے امکانات بھی اس میں موجود ہیں۔

مدرسۃ البنات جامعہ دارالعلوم کراچی کے امتحانِ سالانہ وفاق ۱۴۳۰ھ کے عمدہ نتائج

مدرسۃ البنات جامعہ دارالعلوم کراچی کے وفاقی نتائج اس سال بھی حسبِ روایت مجموعی طور پر عمدہ رہے، دراساتِ دینیہ میں اس کی ایک طالبہ نے کل پاکستان کی سطح پر پہلی اور ایک طالبہ نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔

دارالعلوم کے درسِ نظامی بنات کے امتحاناتِ وفاق کا مختصر جائزہ

مرحلہ عالمیہ (بنات) دورۂ حدیث مساوی ایم۔اے:

شریکِ امتحان طالبات ۳۴

ممتاز ۶

(پورے وفاق میں اس مرحلے میں درجۂ امتیاز حاصل کرنے والی طالبات کا تناسب ڈیڑھ فیصد (1½) سے بھی کم ہے جبکہ مدرسۃ البنات دارالعلوم میں یہ تناسب تقریباً اٹھارہ فیصد (۱۸٪) ہے)۔

جید جیداً (اعلیٰ) ۱۹

جید (وسطیٰ) ۳

مقبول (ادنیٰ) ۲

ضمنی ۴

راسب (ناکام) x

(پورے وفاق میں اس مرحلے میں دو ہزار سات سو بتیس

(۲۷۳۲) طالبات فیل ہیں جبکہ دارالعلوم میں کوئی طالبہ فیل نہیں)۔

یعنی اس درجہ کی تہتر فیصد (۷۳٪) سے زائد طالبات نے امتیازی یا اعلیٰ نمبروں سے کامیابی حاصل کی، اس کی کوئی طالبہ راسب (ناکام) نہیں۔

مرحلہ عالیہ (بنات) سال دوم مساوی بی.اے:

شریک امتحان طالبات ۳۷

ممتاز ۲

جید جیدا (اعلیٰ) ۲۲

جید (وسطیٰ) ۲

مقبول (ادنیٰ) ۳

ضمنی x

راسب (ناکام) x

(پورے وفاق میں اس مرحلے میں دو ہزار چار سو انچاس (۲۴۴۹)

طالبات فیل ہیں جبکہ دارالعلوم میں ایک بھی نہیں)۔

حاصل یہ کہ اس درجہ کی تین چوتھائی سے زائد طالبات نے امتیازی یا اعلیٰ نمبروں سے کامیابی حاصل کی؛ نتیجہ سو فیصد (۱۰۰٪) ہے، اس کی کوئی طالبہ ناکام ہے نہ ضمنی۔

مرحلہ خاصہ (بنات) سال دوم مساوی ایف.اے:

شریک امتحان طالبات ۴۱

ممتاز ۱۵

(پورے وفاق میں اس مرحلے میں درجۂ امتیاز حاصل کرنے والی طالبات کا تناسب تقریباً

چار فیصد (۴٪) ہے جبکہ مدرسۃ البنات دارالعلوم میں یہ تناسب تقریباً سینتیس فیصد (۳۷٪) ہے)۔

جید جیدا (اعلیٰ) ۲۲

جید (وسطیٰ) ۳

مقبول (ادنیٰ) ۱

ضمنی .... ×

راسب (ناکام) .... ×

حاصل یہ کہ اس درجہ کی نوے فیصد (۹۰٪) سے زائد طالبات نے امتیازی یا اعلیٰ نمبروں سے کامیابی حاصل کی؛ نتیجہ سو فیصد (۱۰۰٪) ہے، کوئی طالبہ ناکام ہے نہ ضمنی، درجہ ادنیٰ میں کامیاب ہونے والی بھی صرف ایک ہے۔

مرحلہ عامّہ (بنات) سالِ دوم مساوی میٹرک:

شریکِ امتحان طالبات ۵۱

ممتاز ۲۰

(پورے وفاق میں اس مرحلے میں درجۂ امتیاز حاصل کرنے والی طالبات کا تناسب چار فیصد (۴٪) سے بھی کم ہے جبکہ مدرسۃ البنات دار العلوم میں یہ تناسب انتالیس فیصد (۳۹٪) سے بھی زائد ہے)۔

جید جیدا (اعلیٰ) ۲۱

جید (وسطیٰ) ۸

مقبول (ادنیٰ) ۲

ضمنی .... ×

راسب (ناکام) .... ×

(پورے وفاق میں اس مرحلے میں آٹھ ہزار آٹھ سو اکتالیس (۸۸۴۱) طالبات فیل ہیں جبکہ دار العلوم میں کوئی طالبہ فیل نہیں)۔

حاصل یہ کہ اس درجہ کی اسّی فیصد (۸۰٪) سے زائد طالبات نے امتیازی یا اعلیٰ نمبروں سے کامیابی حاصل کی، اس کی کوئی طالبہ ناکام ہے نہ ضمنی؛ نتیجہ سو فیصد (۱۰۰٪) ہے، درجہ ادنیٰ میں کامیاب ہونے والی بھی صرف دو ہیں۔

درسِ نظامی (بنات) کا وفاقی نتیجہ ایک نظر میں

شریکِ امتحان طالبات ۱۶۳

ممتاز ۴۷

جید جیدا (اعلیٰ) ۸۴

جید (وسطیٰ) ۲۰

مقبول (ادنیٰ) ۸

ضمنی ۴

راسب (ناکام) .... ×

خلاصہ یہ کہ درسِ نظامی بنات کی اسی فیصد (۸۰٪) سے زائد طالبات نے امتیازی یا اعلیٰ نمبروں سے کامیابی حاصل کی اور اس کی کوئی طالبہ ناکام نہیں۔

دارالعلوم کے دراساتِ دینیہ بنات کے امتحاناتِ وفاق کا مختصر جائزہ

دراساتِ دینیہ (بنات) سالِ سوم:

شریکِ امتحان طالبات ۱۶

ممتاز ۱۲

جید جیدا (اعلیٰ) ۴

جید (وسطیٰ) .... ×

مقبول (ادنیٰ) .... ×

ضمنی .... ×

راسب (ناکام) .... ×

اس درجہ میں دارالعلوم کی بنت عبدالغفار کراچی رقم الجلوس ۲۹۱۱ نے ۶۶۲ نمبر لے کر کل پاکستان کی سطح پر پہلی وفاقی پوزیشن حاصل کی، نیز اس درجہ کے وفاق کے مجموعی نتیجہ میں چوتھے، چھٹے، ساتویں نمبر پر بھی دارالعلوم ہی کی طالبات ہیں، اس درجہ کا نتیجہ نہ صرف یہ کہ سو فیصد (۱۰۰٪) ہے بلکہ اس کی تمام طالبات امتیازی یا اعلیٰ نمبروں سے کامیاب ہیں؛ نہ کوئی فیل ہے، نہ ضمنی، نہ مقبول، نہ جید۔

دراساتِ دینیہ (بنات) سالِ دوم:

شریکِ امتحان طالبات ۲۳
ممتاز ۱۶
جید جیدا (اعلیٰ) ۷
جید (وسطیٰ) .... ×
مقبول (ادنیٰ) .... ×
ضمنی .... ×
راسب (ناکام) .... ×

اس درجہ میں دار العلوم کی بنت نور عالم کراچی رقم الجلوس ۲۴۴۶۵ نے ۶۲۸ نمبر لے کر کل پاکستان کی سطح پر دوسری وفاقی پوزیشن حاصل کی، اس درجہ کے بھی وفاقی مجموعی نتیجے میں چوتھے اور ساتویں نمبر پر دار العلوم کی طالبات ہیں۔

اس درجہ کا نتیجہ بھی نہ صرف یہ کہ سو فیصد (۱۰۰٪) ہے بلکہ اس کی تمام طالبات امتیازی یا اعلیٰ نمبروں سے کامیاب ہیں۔

دراساتِ دینیہ (بنات) سالِ اوّل:

شریکِ امتحان طالبات ۲۱
ممتاز ۱۴
جید جیدا (اعلیٰ) ۴
جید (وسطیٰ) ۳
مقبول (ادنیٰ) .... ×
ضمنی .... ×
راسب (ناکام) .... ×

اس درجہ میں اگرچہ پہلی تین پوزیشنوں میں سے دار العلوم کی کوئی پوزیشن نہیں لیکن طالبہ بنت محمد اختر کا تیسری پوزیشن سے محض ایک نمبر کم ہے، نیز اس درجہ کے مجموعی وفاقی نتیجہ میں چھٹے، آٹھویں اور دسویں نمبر پر بھی دار العلوم ہی کی طالبات ہیں۔

اس درجہ کا نتیجہ بھی سو فیصد (۱۰۰٪) ہے، امتیازی یا اعلیٰ نمبروں سے کامیاب ہونے والی طالبات کا تناسب پچاسی فیصد (۸۵٪) سے زائد ہے۔

دراساتِ دینیہ (بنات) کا وفاقی نتیجہ ایک نظر میں

شریک امتحان طالبات ۶۰
ممتاز ۴۲
جید جیدا (اعلیٰ) ۱۵
جید (وسطیٰ) ۳
مقبول (ادنیٰ) x
ضمنی x
راسب (ناکام) x

مختصر یہ کہ مرحلہ دراساتِ دینیہ بنات کے تینوں سالوں میں کوئی طالبہ نہ فیل ہے، نہ ضمنی، نہ ادنیٰ اور مرحلے کے تینوں سالوں کی پچانوے فیصد (۹۵٪) طالبات امتیازی یا اعلیٰ نمبروں سے کامیاب ہیں اور اس کی دو طالبات نے وفاقی پوزیشنیں بھی حاصل کی ہیں۔ فللّٰہ الشکر۔
قارئین و محبین دار العلوم کو یہ جان کر یقیناً خوشی ہوگی کہ جامعہ دار العلوم کراچی میں درسِ نظامی بنین و بنات کے ساتھ پرائمری و سیکنڈری اسکول کا شعبہ بھی مدرسہ ابتدائیہ و ثانویہ کے نام سے مصروفِ عمل ہے اور اس کی نگرانی میں تین شعبوں کے طلبہ و طالبات میٹرک کا امتحان بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کراچی کے تحت دیتے ہیں، دار العلوم کے میٹرک بورڈ کے امتحانِ سالانہ ۲۰۰۹ء کے نتائج کا مختصر جائزہ پیشِ خدمت ہے۔

درسِ نظامی بنین (سائنس گروپ)

کل شرکاء ۴۱
اے. ون ۳
اے ۷
بی ۲۲
سی ۴
ناکام ۵

درسِ نظامی بنین (جنرل گروپ)

کل شرکاء ۲۸
اے.ون X
اے X
بی ۱۲
سی ۱۳
ناکام ۳

مدرسہ ثانویہ سیکنڈری اسکول (طلبہ)

کل شرکاء ۲۲
اے.ون ۴
اے ۷
بی ۵
سی ۶
ناکام X

مدرسہ ثانویہ سیکنڈری اسکول (طالبات)

کل شریکِ امتحان طالبات ۲۱
اے.ون ۴
اے ۱۱
بی ۶
ناکام X

الحمدللہ! مدرسہ ثانویہ سیکنڈری اسکول طلبہ و طالبات کا نتیجہ سو فیصد (۱۰۰٪) رہا۔

مختلف تعلیمی شعبوں میں جامعہ دارالعلوم کراچی کی امتیازی کامیابی اوّلاً اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ثانیاً حضرت رئیس الجامعہ و نائب رئیس الجامعہ حفظہم اللہ کی جہدِ مسلسل اور دارالعلوم کے اولوالعزم اساتذۂ کرام ومعلمات اور منتظمین کی شبانہ روز کاوشوں کا ثمر ہے۔

یا رب این تعمیر محکم تا ابد معمور باد
چشم بد از دامن جاہ و جلالش دور باد

محمد حسان اشرف عثمانی

آپ کا سوال

قارئین سے درخواست ہے کہ صرف ایسے علمی، ادبی اور معاشرتی سوالات ارسال کئے جائیں جو عام دلچسپی رکھتے ہوں اور جن کا ہماری زندگی سے تعلق ہو، مشہور اور اختلافی مسائل سے پرہیز کیجئے۔ (ادارہ)

سوال:۔ کیا آخری دس سورتوں میں نماز کے اندر تلاوت کے وقت ایک سورت چھوڑ کر دوسری سورت پڑھنا مکروہ ہے؟ مثلاً سورۃ أَرَأَيْتَ الَّذِیْ کے بعد سورۃ الکفرون پڑھنا کیسا ہے؟ (عبدالشکور۔ کراچی)

جواب:۔ یہ صورت اگر قصداً کی جائے تو مکروہ ہے سہواً ہوجائے تو کراہت نہیں اور درمیان میں ایک سورت کا چھوڑنا اس وقت جائز ہے جبکہ وہ اتنی بڑی سورت ہو کہ اس کے پڑھنے سے دوسری رکعت پہلی رکعت سے بہت لمبی ہوجائے اور صورت مسئولہ میں "سورۃ الماعون" کے بعد "سورۃ الکوثر" کو چھوڑ کر "سورۃ الکفرون" پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے، قصداً ایسا کرنے سے احتراز کرنا چاہئے، تاہم نماز ہوجائے گی۔

سوال:۔ یورپ میں مسلمان اپنی رقم بنکوں میں رکھنے پر مجبور ہیں، اس رقم پر سود آتے آتے سود کی بڑی رقم بنک میں میں جمع ہوجاتی ہے۔ اگر سود کی یہ رقم بینک میں چھوڑ دی جائے تو یہود و نصاریٰ اس کو اپنے مکروہ عزائم کی تکمیل میں صرف کرتے ہیں۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ کیا مذکورہ حالات میں سود کی یہ رقم بنک سے وصول کر کے اس کو کسی پسماندہ علاقے میں مصیبت کے شکار مسلمانوں پر یا غیر مسلم مصیبت زدوں پر خرچ کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ (قاری مبارک شاہ۔ برطانیہ)

جواب:۔ صورت مسئولہ میں اگر غیر مسلم ممالک کے بنکوں میں سود کی رقم آپ کے اکاؤنٹ میں آجائے تو اسے نکال کر بلانیت ثواب مسلمان غریبوں میں صدقہ کرنے کی گنجائش ہے۔

سوال:۔ ہمارے علاقے میں حفاظ کرام قرآن کریم تراویح میں لاؤڈ اسپیکر میں پڑھتے ہیں کیا یہ درست ہے؟

جواب:۔ بلاضرورت تراویح میں باہر کے لاوڈ اسپیکر چلانا اور اس طرح مسجد سے باہر کے لوگوں کی نماز، ذکروعبادت اور بیماروں کے آرام میں خلل ڈالنا جائز نہیں اس سے احتراز واجب ہے۔

سوال:۔ اس تلاوت میں سجدہ کی آیت پڑھی جاتی ہے کیا اس سے دوسرے لوگوں پر جو کہ تراویح میں شریک نہیں ہیں، بلکہ اپنے گھروں میں ہیں ان پر سجدہ کرنا واجب ہے؟
(عبدالغفار۔ مستوج)

جواب:۔ لاوڈاسپیکر پر براہ راست قرآن مجید کی تلاوت کی وجہ سے آیتِ سجدہ سننے والے پر سجدۂ تلاوت واجب ہوگا، اگر براہ راست نہ ہو بلکہ ٹیپ کے ذریعہ ریکارڈ شدہ تلاوت لاوڈ اسپیکر سے سنی جائے تو اس سے سجدۂ تلاوت واجب نہ ہوگا۔ سننے والا جہاں بھی ہو حکم یہی ہے۔

سوال:۔ ایک عورت کے پاس اتنی رقم ہے کہ وہ اس سے حج کرسکتی ہے اور محرم بھی موجود ہے لیکن محرم کیلئے خرچہ اس کے پاس نہیں ہے اور نہ ہی محرم کے پاس خرچہ ہے آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ کیا اس عورت پر حج کرنا فرض ہے؟ حج بدل کس طرح کے آدمی سے کرانا افضل ہے؟ (عبداللہ۔ چترال)

جواب:۔ صورت مسئولہ میں مذکورہ عورت انتظار کرے تاکہ اس کے پاس اتنے پیسے آجائیں کہ اس سے وہ محرم کا خرچہ ادا کرسکے یا اس کا کوئی محرم خود اپنے خرچہ پر جانے کے لیے راضی ہوجائے لیکن انتظار کے بعد بھی اگر وہ محرم کا خرچہ مہیا نہ کرسکے اور نہ خود محرم کے پاس خرچے کا بندوبست ہوسکے تو آخری وقت میں مرنے سے پہلے اپنے ترکہ سے اپنے حج بدل کی وصیت کرنا واجب ہے۔

حج بدل کیلئے ایسے آدمی کا انتخاب کرنا افضل ہے جو اپنا حج ادا کرچکا ہو لہٰذا اگر کسی ایسے آدمی کو حج بدل کیلئے بھیجا جس نے ابھی تک حج نہیں کیا اور اس پر حج ابھی فرض نہ ہوا ہو تو یہ خلاف اولیٰ ہے مگر حج کرانے سے آمر کا حج ادا ہوجائے گا۔

سوال:۔ ہمارے علاقے میں یہ رواج چلا آرہا ہے۔ کہ عیدالفطر کے روز لوگ مسجد میں جمع ہوکر فجر کے بعد افطار کے نام سے اجتماعی طور پر مٹھائی وغیرہ کھاتے ہیں شریعت میں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ سوال میں ذکر کردہ صورت میں لوگوں کا عید کی صبح مسجد میں افطار کے نام سے کھانے پینے کی عادت بنانا درست نہیں کیونکہ یہ ایک رسم ہے شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں، لہٰذا اس سے بچنا ضروری ہے۔

سوال:۔ ماہ رمضان میں ستائیسویں شب کے بعد تراویح تسبیح کی جگہ الوداعی دعا یعنی مرحبا مرحبا یا شہر رمضان الوداع الوداع یا شہر رمضان وغیرہ پڑھتے ہیں۔ اس کی کیا حیثیت ہے اسی طرح تراویح کی چار رکعتوں کے درمیان تسبیح پڑھنا کیسا ہے اجتماعی طور پر پڑھنا چاہئے یا انفرادی اس کے لئے کوئی تسبیح خاص ہے یا نہیں؟

جواب:۔ تسبیح کی جگہ ذکر کردہ الفاظ (مرحبا مرحبا یا شہر رمضان، الوداع، الوداع یا شہر رمضان) پڑھنا منقول نہیں ہیں، لہٰذا انہیں تراویح کے درمیان پڑھنا بدعت ہے، اس سے پرہیز واجب اور ضروری ہے اور تراویح میں ہر چار رکعت کے بعد اتنی دیر بیٹھنا جتنی دیر میں یہ چار رکعتیں پڑھی گئی ہیں مستحب ہے اور اس میں کوئی خاص عمل متعین نہیں ہے، لہٰذا چاہے تو انفرادی طور پر تسبیح پڑھے یا خاموش بیٹھا رہے یا تلاوت کرے اور اگر معروف تسبیح "سبحان ذی الملک" پڑھنا چاہے تو وہ بھی جائز اور باعث ثواب ہے مگر اسے بھی ضروری نہ سمجھا جائے۔

سوال:۔ تراویح سنت ہے یا واجب، رمضان المبارک میں تراویح پڑھنا صرف مردوں کیلئے ضروری ہے یا عورتوں کو بھی پڑھنی چاہئے حالانکہ ہمارے علاقے میں عورتیں عموماً تراویح نہیں پڑھتیں، ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب:۔ نماز تراویح سنت مؤکدہ ہے یہ جس طرح مردوں کے لیے سنت مؤکدہ ہے اسی طرح عورتوں کے لیے بھی سنت مؤکدہ ہے اور سنت مؤکدہ کا چھوڑنا گناہ ہے لہٰذا عورتوں کو چاہئے کہ تراویح کی نماز نہ چھوڑیں بلکہ اہتمام سے پڑھنے کی کوشش کریں۔

سوال:۔ حافظ قرآن کو قرآن سنانے کے بدلے میں اجرت لینا جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو کس صورت میں جائز ہے؟

جواب:۔ تراویح میں کلام پاک پڑھنے کی اجرت خواہ مشروط ہو یا معروف اس میں جو کچھ نقدی یا جوڑا دیا جاتا ہے ان کا لینا حرام ہے کیونکہ قرآن کریم پڑھنا عبادت ہے اور عبادت پر اجرت لینا حرام ہے، البتہ اگر حافظ صاحب محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے تراویح میں قرآن کریم پڑھیں پھر ان کو کوئی ہدیہ وتحفہ دیدے تو اس کا لینا جائز ہے وہ اجرت میں داخل نہیں۔ البتہ اس میں بھی ختم قرآن کے موقع کو خاص نہ کیا جائے تاکہ کسی کی جانب سے انتظار کی صورت قائم نہ ہو۔

سوال:۔ حافظہ لڑکیاں ماہ رمضان میں تراویح کی جماعت کراتی ہیں جس میں وہ قرآن کریم ختم کرتی ہیں اور اس جماعت میں آس پاس کی عورتیں بھی جمع ہوجاتی ہیں کیا ان لڑکیوں کا اس طرح قرآن کریم کا ختم کرنا جائز ہے یا نہیں اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟۔
(عنایت الرحمٰن ۔صوبۂ سرحد)

جواب:۔عورتوں کی جماعت مکروہ ہے خواہ فرض نماز کی جماعت ہو یا تراویح کی لیکن عورت حافظہ ہو اور اس کو قرآن کریم تراویح میں سنائے بغیر یاد رکھنا ممکن نہ ہوتو چونکہ قرآن کریم کو یاد کرکے بھلا دینا بڑا گناہ ہے اس گناہ سے بچنے کے لیے اگر بغیر کسی اعلان اور بلاوے کے صرف گھر کی عورتوں کو لے کر تراویح میں قرآن کریم سنائے تو اس کی گنجائش معلوم ہوتی ہے، لیکن دوسرے گھروں سے خواتین کو بلانا درست نہیں ہے اس سے بچنا چاہیئے۔

☆☆☆

مولانا محمد حنیف خالد

جامعہ دارالعلوم کراچی کے شب وروز

بنگلہ دیش کے علماء کی آمد

اس سال ڈھاکہ (بنگلہ دیش) کے ممتاز اور بزرگ عالم دین حضرت مولانا مفتی عبدالرحمٰن صاحب مدظلہم کی ہدایت پر اُن ہی کے قائم کردہ ادارے مرکز الاقتصاد الاسلامی بنگلہ دیش کی طرف سے بنگلہ دیش کے پانچ علماء کرام جامعہ دارالعلوم کراچی کے اساتذہ سے استفادے کیلئے تشریف لائے۔ شروع میں انہوں نے جامعہ میں منعقد ہونے والے اسلامی بینکاری کے کورس میں شرکت فرمائی، اس کے بعد خود حضرت مولانا مفتی عبدالرحمٰن صاحب مدظلہم بھی جامعہ دارالعلوم کراچی میں تشریف لائے اور غیرسودی بینکاری کے موضوع پر رئیس الجامعہ حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم اور نائب رئیس الجامعہ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم سے تبادلہ خیال فرمایا اور مذکورہ پانچ علماء کے بارے میں مشورے سے طے ہوا کہ یہ رمضان المبارک میں یہیں رہیں گے اور حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم کی زیرنگرانی غیرسودی بینکاری کے حوالے سے مزید استفادہ کریں گے چنانچہ وہ حضرات یہیں رہے اور جامعہ کے استاذ جناب مولانا حسان کلیم صاحب سے معاییر شرعیہ کا درس لیتے رہے۔ ان علماء کا مختصر تعارف یہ ہے:۔

(۱) مولانا مفتی جعفر عالم صاحب فاضل ومتخصص دارالعلوم دیوبند، استاذ الحدیث مرکز الفکر الاسلامی بشوندرا ڈھاکہ۔

(۲) مولانا مفتی شاہد صاحب، یہ مولانا مفتی عبدالرحمٰن صاحب کے فرزند اور جامعہ اسلامیہ مانجدی میں تخصص فی الافتاء کے نگران ہیں

(۳) مولانا مفتی عمر فاروق صاحب، شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ شولک بحر چاٹگام

(۴) مولانا محمد انور حسین صاحب استاذ حدیث جامعۃ الابرار ڈھاکہ

(۵) مولانا مفتی مصلح الدین رومی صاحب استاذ دارالعلوم ڈھاکہ۔

حق تعالیٰ ان حضرات کی ان کاوشوں کو قبول فرمائے اور ان کے ذریعے بنگلہ دیش کے مسلمانوں

کو سود کی لعنت سے بچا کر اسلامی معیشت کی طرف متوجہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بیرونی سفر

۷ رمضان ۱۴۳۰ھ (۲۹ اگست ۲۰۰۹ء): دارالعلوم کراچی کے نائب رئیس الجامعہ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم آج کراچی سے سعودی عرب تشریف لے گئے جہاں آپ نے مکہ مکرمہ میں عمرہ ادا کیا اور آرکپیٹا کی ھیئۃ الرقابۃ الشرعیہ کے اجلاس میں شرکت کی۔ پھر مدینہ منورہ میں حاضری دے کر ۱۲ رمضان المبارک کو الحمدللہ بخیر و عافیت واپس کراچی تشریف لے آئے۔

جامعہ دارالعلوم کراچی کی جدید مسجد میں نماز تراویح

الحمدللہ گذشتہ سال سے تراویح کی نماز جامعہ دارالعلوم کراچی کی جدید مسجد کے وسیع و عریض صحن میں ادا ہو رہی ہے۔ پہلی دس رکعتیں رئیس الجامعہ حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم اپنے مخصوص لہجے میں پڑھاتے ہیں، جبکہ آخری دس رکعتیں نائب رئیس الجامعہ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم کے صاحبزادے جناب مولانا حسان اشرف عثمانی صاحب پڑھاتے ہیں۔ الحمدللہ جدید مسجد کے صاف شفاف اور چمکتے ہوئے فرش پر قدرتی ٹھنڈی ہوا میں نماز تراویح کی ادائیگی میں ایک خاص لطف کا احساس ہوتا ہے۔ قدیم مسجد کو گرا کر اسے بھی اسی صحن کا ایک حصہ بنایا جا رہا ہے، اس پر کافی خرچہ ہو رہا ہے، اسی لئے مسجد ایک کروڑ روپے سے زائد کی مقروض ہوگئی ہے۔ حق تعالیٰ اہل اسلام کو اس بارے میں حسب استطاعت تعاون کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

عمرے کیلئے روانگی

حسب سابق اس سال بھی جامعہ دارالعلوم کراچی کے کئی اساتذہ کرام حرمین شریفین کی حاضری سے مالا مال ہو رہے ہیں، حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم تقریباً ایک ہفتہ کے قیام کے بعد الحمدللہ بعافیت واپس تشریف لا چکے ہیں، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب مدظلہم، حضرت قاری عبدالملک صاحب مدظلہم، مولانا خلیل الرحمٰن ڈیروی صاحب زید مجدہ اور مولانا محمد یحییٰ عاصم صاحب زید مجدہ حرمین شریفین میں مقیم ہیں یہ حضرات انشاء اللہ اواخر رمضان میں یا عید کے بعد واپس تشریف لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس حاضری کو پورے جامعہ کیلئے خیر و برکت کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

متاثرین مالاکنڈ کی امداد کیلئے اساتذۂ کرام کا سفر

مالاکنڈ ڈویژن میں جب سے آپریشن شروع ہوا، اسی وقت سے جامعہ دارالعلوم کراچی نے متاثرین کی بھرپور مالی امداد کا سلسلہ شروع کردیا تھا جو الحمدللہ تاحال جاری ہے اس بارے میں جامعہ کے استاذ الحدیث حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب کی ــــ پیرانہ سالی کے باوجود ــــ شبانہ روز انتھک مساعی بہت زیادہ قابل رشک ہیں، رئیس الجامعہ حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے یہ سارا کام مولانا محمد اسحٰق صاحب کے سپرد کر رکھا ہے، آجکل بھی حضرت مولانا موصوف متاثرین کی دیکھ بھال کیلئے مالاکنڈ ڈویژن کے دورے پر ہیں، جامعہ کے استاذ الحدیث حضرت مولانا رشید اشرف صاحب مدظلہم اور شعبہ حسابات کے ڈپٹی چیف جناب وحید اقبال صاحب بھی ساتھ تشریف لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اکابر جامعہ کی ان مخلصانہ مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین۔

اصلاحی مجلس

حسب سابق اس سال بھی رمضان المبارک کے آخری عشرے میں جامعہ کی جدید مسجد میں حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کا روزانہ اصلاحی بیان ہو رہا ہے، اس میں حضرت والا مدظلہم اصلاح معاشرے کے حوالے سے ایسی مؤثر گفتگو فرماتے ہیں کہ سامعین متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے، تصوف کے عقدے اس طرح حل فرماتے ہیں کہ اہل علم بھی نہال ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت والا مدظلہم کا سایۂ عاطفت ہمارے سروں پر تادیر سلامت باکرامت رکھے اور ہمیں حضرت سے کما حقہ استفادے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

دعائے صحت

جامعہ دارالعلوم کراچی کے استاذ الحدیث و ناظم تعلیمات حضرت مولانا محمد راحت علی ہاشمی صاحب مدظلہم پچھلے دنوں علیل ہوگئے تھے۔ اب الحمدللہ طبیعت بہتر ہے۔ قارئین سے بھی آپ کی تادیر صحت وسلامتی کیلئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

☆☆☆

فقہ المعاملات کی خصوصیات ﴿انعام الباری جلد ۶، ۷﴾

از: شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم العالی

معاملات کے میدان میں دین سے دوری کی وجہ

معاملات کے میدان میں دین سے دوری کی وجہ یہ تھی کہ چند سو سالوں سے مسلمانوں پر غیر ملکی اور غیر مسلم سیاسی اقتدار مسلط رہا اور اس غیر مسلم سیاسی اقتدار نے مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ اس بات کی تو اجازت دی کہ وہ اپنے عقائد پر قائم رہیں اور مسجدوں میں عبادات انجام دیتے رہیں، اپنی انفرادی زندگی میں عبادات کا اہتمام کریں لیکن زندگی میں تجارت (Business) ومعیشت (Economy) کے جو عام کام ہیں وہ سارے کے سارے ان کے اپنے قوانین کے تحت چلائے گئے اور دین کے معاملات کے احکام کو زندگی سے خارج کر دیا گیا، چنانچہ مسجد و مدرسہ میں تو دین کا تذکرہ ہے لیکن بازاروں میں، حکومت کے ایوانوں میں اور انصاف کی عدالتوں میں دین کا ذکر اور اس کی کوئی فکر نہیں ہے۔

یہ سلسلہ اس وقت سے شروع ہوا جب سے مسلمانوں کا سیاسی اقتدار ختم ہوا اور غیر مسلموں نے اقتدار پر قبضہ کیا۔ چونکہ اسلام کے جو معاملات سے متعلق احکام ہیں وہ عمل میں نہیں آرہے تھے اور ان کا عملی چلن دنیا میں نہیں رہا اس لئے لوگوں کے دلوں میں ان کی اہمیت گھٹ گئی اور ان پر بحث ومباحثہ اور ان کے اندر تحقیق واستنباط کا میدان بھی بہت محدود ہو کر رہ گیا۔ لیکن اس وقت اللہ جل جلالہ کے فضل وکرم سے سارے عالم میں ایک شعور پیدا ہو رہا ہے اور وہ شعور یہ ہے کہ جس طرح ہم اپنی عبادتیں شریعت کے مطابق انجام دینا چاہتے ہیں اسی طرح اپنے معاملات کو بھی شریعت کے سانچے میں ڈھالیں، یہ قدرت کی طرف سے ایک شعور ہے جو ساری دنیا کے مسلمانوں میں رفتہ رفتہ پیدا ہونا شروع ہوا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ بعض ایسے لوگ جن کی ظاہری شکل وصورت اور ظاہری وضع قطع کو دیکھ کر دور دور تک یہ گمان بھی نہیں ہوتا تھا کہ یہ متدین ہوں گے لیکن اللہ جل جلالہ نے ان کے دل میں حرام مال کی نفرت اور حلال مال کی طرف رغبت پیدا فرما دی۔

اب وہ اس فکر میں ہیں کہ کسی طرح ہمارے معاملات شریعت کے مطابق ہو جائیں وہ اس تلاش میں ہیں کہ کوئی ہماری رہنمائی کرے، لیکن اس میدان میں رہنمائی کرنے والے کم ہو گئے۔ ان کے مزاج ومزاق کو سمجھ کر ان کے معاملات اور اصطلاحات کو سمجھ کر جواب دینے والے بہت کم ہو گئے اس وقت ضرورت تو بہت بڑی ہے لیکن اس ضرورت کو پورا کرنے والے افراد بہت کم ہیں۔

اس لئے میں عرصہ دراز سے اس فکر میں ہوں کہ دینی مدارس کے تعلیمی نصاب میں "فقہ المعاملات" کو خصوصی اہمیت دی جائے، یہ بہت ہی اہمیت والا باب ہے اس لئے خیال یہ ہے کہ "کتاب البیوع" سے متعلقہ جو مسائل سامنے آئیں انہیں ذرا تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا جائے تاکہ کم از کم ان سے واقفیت ہو جائے۔ بہر حال انعام الباری جلد ۶، ۷ انہی اہم ابحاث پر مشتمل ہے۔

نقد و تبصرہ

تبصرے کے لئے ہر کتاب کے دو نسخے ارسال فرمائیے

نام کتاب .... اسلامیات (نرسری) عربی تلفظ کی درست ادائیگی سی ڈیز اور کیسٹس کی معاونت کے ساتھ
نام مؤلف .... محمد اویس سرور
ضخامت .... درمیانے سائز کے ۲۰ صفحات، رنگین سرورق، عمدہ طباعت، قیمت درج نہیں
ناشر .... اسلامک چلڈرن بکس پاکستان۔
تقسیم کار .... ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی بازار لاہور۔ موہن روڈ چوک اردو بازار کراچی۔

اسلامک چلڈرن بکس (آئی سی بی) ایک نیا ادارہ ہے جو تعلیمی و تربیتی میدان میں مفید اور ٹھوس قسم کی خدمات کا عزم رکھتا ہے، یہ ادارہ اسلامیات لاہور کی نگرانی میں قائم ہوا ہے اس کے مقاصد یہ ہیں:

(۱) مضبوط اور مستند بنیادوں پر اسلامی تعلیم کا فروغ (۲) اسکولز اور دنیا بھر کے اسلامک سینٹرز کیلئے مستند اسلامی نصاب کی فراہمی ممکن بنانا (۳) اسلامی تعلیمات کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کر کے پیش کرنا (۴) جدید عصری علوم کو اسلامی تقاضوں کے مطابق ڈھال کر پیش کرنا (۵) اسلامی تاریخ و ثقافت کو دلچسپ اور پرکشش انداز میں نونہالوں کے سامنے پیش کرنا (۶) بچوں کی ذہنی، اخلاقی اور اسلامی تربیت کیلئے مختلف ذرائع ابلاغ کا استعمال کرنا (۷) عربی، اردو اور انگلش زبان وادب سے آشنائی پیدا کرنا۔

ادارے کو ملک کی عظیم علمی و روحانی شخصیات کی سرپرستی، جید علماء اور تجربہ کار رجال کار کی راہنمائی اور مشاورت کی سہولت اور اعزاز حاصل ہے، آئی سی بی کے ذمہ دار مولانا حماد اشرف عثمانی ایک بڑے علمی، تحقیقی اور روحانی خاندان کے چشم و چراغ ہیں اور اس میدان میں کچھ کر گذرنے کا پختہ ارادہ رکھتے ہیں۔

ادارے نے اب تک جو کتابیں شائع کی ہیں وہ طباعت کے عمدہ معیار کے مطابق ہیں، مطبوعہ

کتابوں کی تالیف میں مستند اور متفق علیہ کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے، کتاب میں جتنی باتیں تحریر کی گئی ہیں بڑی عرقریزی کے ساتھ ان سب کے حوالہ جات آخر میں درج کردئے گئے ہیں۔

اس وقت نرسری کلاس کے بچوں کیلئے تیار کی گئی ''اسلامیات'' ہمارے سامنے ہے جو مذکورہ بالا امور کی حامل ہے اس میں بچوں کیلئے دین کی بنیادی باتیں ان کی معصوم ذہنی سطح کے مطابق بیان کی گئی ہیں۔ عصری و دینی اداروں کے منتظمین اس پرخلوص کاوش کی قدر کرتے ہوئے آئی سی بی کی تیار کردہ کتابیں اپنے نصاب میں شامل کرلیں تو امید ہے کہ انشاء اللہ اس سے زیر تعلیم بچوں کی علمی و دینی تربیت میں بڑی سہولت محسوس ہوگی۔.................................(ابومعاذ)

نام کتاب.........رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقۂ نماز

نام مؤلف.......... حضرت مولانا مفتی منیر احمد اخون صاحب مدظلہم

ضخامت.......... ۱۳۰ صفحات، عمدہ طباعت، قیمت: درج نہیں۔

ناشر.......... اخون پبلیکیشنز R-63-64/45، فیڈرل بی ایریا کراچی

غیر مقلدین عام طور پر یہ کہا کرتے ہیں کہ فقہ حنفی میں نماز پڑھنے کا جو طریقہ بیان کیا گیا ہے وہ حدیث سے ثابت نہیں ہے بلکہ حدیث کے خلاف ہے، اہل علم جانتے ہیں کہ ان کا یہ کہنا خلاف واقعہ ہے، اسی لئے علماء احناف کی طرف سے غیر مقلدین کے اس موقف کی تردید میں چھوٹی بڑی متعدد کتابیں طبع ہوکر منظر عام پر آچکی ہیں جن سے استفادے کا سلسلہ جاری ہے۔

زیرنظر کتاب بھی اس موضوع پر تحریر کی گئی ہے۔ اس میں حنفیہ کے طریقۂ نماز کو کتاب وسنت سے ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے دلائل کا جواب بھی دیا گیا ہے۔ جو قارئین اس موضوع پر معلومات کے طلبگار ہوں انہیں اس کتاب کا بھی مطالعہ کرلینا چاہئے۔

فاضل مؤلف زیدمجدہم کے علم میں شاید ہوگا کہ اس موضوع پر بالکل اسی نام سے ایک مدلل اور مفصل کتاب مولانا مفتی جمیل احمد نذیری صاحب کی عرصہ ہوا ادارہ اسلامیات لاہور سے شائع ہوچکی ہے اس لئے فاضل مؤلف اپنی کتاب کے نام میں اگر کچھ ترمیم فرمالیں تو زیادہ بہتر معلوم ہوتا ہے۔ (ابومعاذ)

☆☆☆